(صرف احمدی احباب کے لئے)

"مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔" (مسیح موعودؑ)

مومن کی شان

لغویات سے پرہیز

حنیف احمد محمود

نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ

اظہار تشکر

اس کتابچہ کے طباعت کے اخراجات مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب آف فیصل آباد نے اپنے مرحوم والدین مکرم شیخ عزیز احمد صاحب ولد مکرم شیخ فضل احمد صاحب اور والدہ مکرمہ سرور سلطانہ صاحبہ کی طرف سے ایصال ثواب کی خاطر ادا کئے ہیں۔ فجزاهم الله تعالیٰ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرة

آپ کا تعلق جماعت کے ایک مخلص، فدائی اور قربانی کرنے والے خاندان سے ہے۔ آپ کے خاندان کے جد امجد شیخ جھنڈا صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت کی سعادت پائی۔ اور کچھ عرصہ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب والد ماجد حضرت مسیح موعودؑ سے طب پڑھی۔ ایک دفعہ آپ نے ان کو حضرت مسیح موعودؑ کو بلوانے کے لئے بھیجا۔ آپ جب حضورؑ کے دروازہ پر پہنچے تو اندر عورت کے دردزہ سے کراہنے جیسی آواز آرہی تھی۔ آپ تھوڑی دیر دستک دینے کے بعد رو کے اور پیغام دیا۔ حضورؑ جب اپنے والد ماجد کے پاس حاضر ہوئے تو والد ماجد نے فرمایا کہ کل عدالت میں حاضری ہے وہاں یہ باتیں بیان کر دیں۔ لیکن حضورؑ نے بڑی جرأت کے ساتھ جواب دیا کہ مجھے اس بیان کی صحت پر یقین نہیں ہے۔ ہاں آپ بیان لکھ دیں میں آپ کی طرف سے عدالت میں پیش کر دوں گا۔

حضرت شیخ جھنڈا صاحب حضورؑ کی صاف گوئی اور صداقت پسندی سے بہت متاثر ہوئے۔ اور یہی عادت آپ کے خاندان میں آگے سرایت کر گئی اور تمام خاندان نے حق کی اشاعت کے لئے ہمہ تن کوشش کی اور مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب کے والدین نے بھی اسی خوبی کو اپنایا اور جھوٹ کے خلاف جہاد میں زندگی بسر کی۔ اور لغویات کو جن کا تعلق زیادہ تر جھوٹ سے ہے اپنے قریب نہ آنے دیا۔ مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب کی طرف سے اس کتابچے کی اشاعت دراصل اسی جہاد کا ایک تسلسل ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے وہ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور اس کتابچے کے بہترین اور دور رس نتائج برآمد ہوں۔ آمین اللھم آمین۔

اپنی اس عمر کو ایک نعمت عظمیٰ سمجھو
بعد میں تا کہ تمہیں شکوہ ایام نہ ہو

اس مضمون کی اہمیت تو قریباً ہر زمانہ میں مسلمہ رہی ہے لیکن آج کی مادی اور سائنسی دنیا میں ماڈرن ٹیکنالوجی اور نت نئی ایجادات کی وجہ سے لغویات، بے راہ رویوں اور بے ہودگی کا ایک سمندر اُمنڈ آیا ہے۔ یہ ایجادات جہاں مفید ہیں ہمارے لیے آرام اور آسانیاں مہیا کر رہی ہیں۔ وہاں نوجوان طبقہ کی ذہنی اور اخلاقی انحطاط کا بھی موجب بن رہی ہیں۔ ان کے غلط استعمال سے نوجوان مذہب سے دور جا رہے ہیں۔ اور بعض ایسی برائیوں نے جنم لیا ہے جنہوں نے قوم اور ملت کی اخلاقی اور معاشرتی بنیادیں کھوکھلی کر دی ہیں۔

ان معاشرتی کمزوریوں میں بے راہ روی، قتل وغارت، اغواہ کی واردات، لوٹ کھسوٹ، ڈاکے اور عشقیہ واقعات عام ہیں۔ ان کی بنیادی وجہ ٹی وی، کیبل، ڈش انٹینا ز، وی سی آر، انٹرنیٹ وغیرہ ہیں۔ کیونکہ نوجوان ان کے ذریعہ فحاشی اور بے حیائی کو گھر گھر دعوت دے رہا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ انہی چیزوں کے استعمال سے نوجوان گھر کے باہر پبلک محفلوں میں جانے پر مجبور ہوتا ہے۔ اور وہ سینما، تھیٹر اور کلب وغیرہ میں اپنا سکون ڈھونڈتا ہے۔

ٹی وی، کمپیوٹر اور ان سے متعلقہ تمام لوازمات جو لغویات کے پھیلاؤ کے لیے بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں۔ اگر ان کا جائز اور مناسب رنگ میں استعمال کیا جائے تو اپنی ذات میں یہ نقصان دہ نہیں ہیں۔ کیونکہ ان کا صحیح استعمال بلاشک وشبہ فائدہ بخش ہے۔ لیکن ان کا غلط استعمال نہ صرف نقصان دہ بلکہ تباہ کن ہے۔ دنیا کی لعنتوں میں سے اس ایک لعنت نے ننگی اور بیہودہ فلموں کے ذریعہ قوم، ملک، ملت اور مذہب کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا

ہے۔ اوراس نقصان کا دائرہ روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اوراس کے سامنے بند کھڑا ہوتا نظر نہیں آ رہا۔ کیونکہ ہر اچھی فلم میں بھی بداخلاقی کا امتزاج ہے۔ ہر فیچر میں، ہر اشتہار اور ہر کمرشل میں خوبصورت عورت کو اُس کا حصہ بنا دیا گیا ہے اور حسین سے حسین خوبرو لڑکی کا چناؤ کیا جاتا ہے اور یوں اخلاقیات کی تباہی کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔

ایسے چینلز جو معلوماتی پروگرامز دکھلاتے ہیں۔ سبق آموز اور علمی کہانیوں، ذہنی آزمائش کے پروگرامز پر مشتمل ہیں۔ پہاڑوں، سمندروں اور دنیا بھر کے مختلف علاقوں کی سیر کرواتے ہیں۔ کھیلوں، کارٹون اور خبروں پر مشتمل چینلز ہیں۔ آج تو وہ بھی عورت کے کمال سے مبّرا نہیں ہیں۔ دیکھتے دیکھتے ایسے اشتہارات سکرین پر نمودار ہوتے ہیں جن میں عورت کا ایسا کردار ہوتا ہے جو بچوں کے اخلاقیات پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

کہتے ہیں کہ ہر پھول کے ساتھ کانٹے ہوتے ہیں۔ خواہ وہ جنگلی ہی کیوں نہ ہو وہ کانٹوں میں لپٹا ہوا ہوتا ہے۔ ایسے ہی ہر مفید چیز کے ساتھ ہلاکت ہے اور کچھ ایسی ہی کیفیت ان سائنسی ایجادات کے ساتھ نظر آتی ہے۔

اگر عشاق کا ہو پاک دامن
یقین سمجھو کہ ہے تریاق دامن
مگر مشکل وہی ہے درمیان میں
کہ گل بے خار کم ہیں بوستان میں

لغویات کی تفصیل میں جانے سے پہلے لغویات اور اس سے بچاؤ کے حوالے سے اسلامی تعلیم کا جائزہ لینا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ

وَالَّذِيۡنَ هُمۡ عَنِ اللَّغۡوِ مُعۡرِضُوۡنَ ۝ (المومنون : ۴)

کہ وہ (یعنی عباد الرحمٰن) لغویات سے اعراض کرنے والے ہیں۔

پھر اللہ تعالیٰ مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

وَ اِذَامَرُّوۡا بِاللَّغۡوِ مَرُّوۡا کِرَامًا ۝ (الفرقان: ۷۳)

کہ جب وہ لغویات کے پاس سے گزرتے ہیں تو وقار کے ساتھ گزرتے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لغویات کے حوالے سے یوں نصیحت فرمائی

" آدمی کے دین کا حسن اس بات میں مضمر ہے کہ وہ تمام لغو اور غیر متعلق معاملات کو ترک کر دے۔" (ترمذی ابواب الزھد)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

" مومن وہ لوگ ہیں جو لغو کاموں اور لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغو مجلسوں اور لغو صحبتوں سے اور لغو تعلقات سے اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ اور ایمان ان کا اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے کہ اس قدر کنارہ کشی ان پر سہل ہو جاتی ہے کیونکہ بوجہ ترقی ایمان کے کسی قدر تعلق ان کا خدائے رحیم سے ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔غرض دوسرا مرتبہ روحانی وجود کا جو تمام لغو باتوں اور تمام لغو کاموں سے پرہیز کرنا اور لغو باتوں اور لغو تعلقات اور لغو جوشوں سے کنارہ کش ہونا ہے یہ مرتبہ بھی اسی وقت میسر آتا ہے جب خدائے رحیم سے انسان کا تعلق پیدا ہو جائے کیونکہ یہ تعلق میں ہی طاقت اور قوت ہے کہ دوسرے تعلق کو توڑتا ہے اور ضائع ہونے سے بچاتا ہے اور گو انسان کو اپنی نماز میں حالت خشوع میسر آجائے جو روحانی وجود کا پہلا مرتبہ ہے۔ پھر بھی وہ خشوع لغو باتوں اور لغو کاموں اور لغو جوشوں سے روک نہیں سکتا جب تک کہ خدا سے وہ تعلق نہ ہو جو روحانی وجود کے دوسرے مرتبہ پر ہوتا ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم از روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 198، 199)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مختصر سے عرصہ خلافت میں متعدد بار احباب جماعت بالخصوص نوجوان نسل کو مخاطب ہو کر لغویات سے بچاؤ اختیار کرنے کی نصیحت فرمائی ہے۔

اپنے 20 راگست 2004ء کے خطبہ جمعہ میں (جو 12 ر اکتوبر 2004ء کے الفضل میں شائع ہوا) لغویات پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے اور معاشرے میں پائی جانے والی لغویات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

"لغویات ایک حد کے بعد گناہ میں شمار ہونے لگتی ہیں۔"

پھر فرمایا:

i۔ "لغو باتوں اور لغو حرکتوں اور لغویات میں ڈوبنے کی یہ بیماری آجکل کچھ زیادہ جڑ پکڑ رہی ہے۔ اور اسی وجہ سے یہ بیماری تقویٰ میں بھی روک بنتی ہے اور اس طرح غیر محسوس طور پر اس کا حملہ ہو رہا ہے کہ اس بیماری کی گرفت میں آنے کے بعد بھی انسان کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ کس بیماری میں گرفتار ہے کیونکہ پورا معاشرہ ہر جگہ اور ہر علاقے میں ہر ملک میں اس بیماری میں مبتلا ہے۔ اس لئے اس بیماری کی لپیٹ میں آکر بھی پتہ نہیں لگتا کہ ہم اس بیماری میں گرفتار ہیں۔" (الفضل 12 ر اکتوبر 2004ء)

ii۔ "جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ بعض لوگ بعض باتیں اور حرکتیں ایسی کر رہے ہوتے ہیں جو ان کے نزدیک کوئی برائی نہیں ہوتی حالانکہ وہ لغویات میں شمار ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور نیکیوں سے دور لے جانے والی ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ جائز بات بھی غلط موقع پر لغو ہو جاتی ہے۔"

(الفضل 12 ر اکتوبر 2004ء)

iii۔ "یہ جو لغویات ہیں ایک حد کے بعد یہ گناہ میں شمار ہونے لگ جاتی ہیں تو اس طرح

آپ کو بعض لوگ گناہ میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر لغو مجلسیں ہیں جہاں بیٹھ کر لوگوں کے متعلق باتیں ہو رہی ہوتی ہیں، ہنسی ٹھٹھا کیا جا رہا ہوتا ہے۔ یہ تمام مجالس بھی لغو مجالس ہیں ان سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔"

(الفضل 12/اکتوبر 2004ء)

iv۔ "بلا ضرورت کی جو باتیں ہیں وہ بھی لغویات میں شمار ہوتی ہیں۔ بعض دفعہ دو آدمی باتیں کر رہے ہوتے ہیں تیسرا بلاوجہ ان میں دخل اندازی شروع کر دے، یہ بھی غلط چیز ہے لغویات میں اس کا شمار ہے۔"

(الفضل 12/اکتوبر 2004ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسی خطبہ میں جن امور کو لغویات میں شمار کیا ہے۔ ان کی فہرست یہاں دینی مناسب رہے گی۔ کوشش کی گئی ہے کہ الفاظ حضور انور ہی کے ہوں۔

۱۔ مذاق کی باتیں، جھوٹ، دل لگانے کی باتیں خواہ انجانے میں کی جائیں یا جان بوجھ کر۔

۲۔ لغو باتیں، فضول گوئی، لغو حرکتیں جو تقویٰ میں روک بنتی ہیں۔ مفسرین کے نزدیک بات چیت میں غلط اور گناہ کی باتیں لغویات میں شامل ہیں۔

۳۔ جائز بات بھی غلط موقع پر لغو ہو جاتی ہے۔

۴۔ حرام اور مکروہ چیزیں لغویات میں شامل ہیں۔ مفسرین کے نزدیک تو ایسا جائز یا حلال کام جس کی مومن کو ضرورت نہیں وہ اگر کرتا ہے تو وہ سب لغویات میں شمار ہوتا ہے۔

۵۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے نزدیک کل باطل، کل معاصی لغو میں داخل ہیں۔ تاش اور اس کے کھیلیں، گنجوفہ، چوسر سب ممنوع ہیں۔ گپیں ہانکنا، نکتہ چینیاں وغیرہ کرنا لغویات ہیں۔

۶۔ نمبروں کی گیمیں کھیلنے والی مشینیں جو دکانوں میں پڑی ہوتی ہیں۔ جواء کی عادت ڈالتی ہیں۔

۷۔ لاٹری۔ جوا وغیرہ بھی لغویات ہیں۔

۸۔ لغو تعلقات، لغو مجلسیں جمانا، دوسروں پر بیٹھ کر اعتراض وغیرہ کرنا، لغو ہنسی ٹھٹھا کرنا لغویات میں شامل ہیں

۹۔ غلط صحبتیں بھی لغویات میں شمار ہوتی ہیں۔

۱۰۔ سگریٹ پینے کی عادت، تمباکو نوشی جو بڑھتی بڑھتی دوسری نشہ آور اشیاء کے استعمال پر مجبور کر دیتی ہے اور انسان غلیظ حالت میں زندگی بسر کرنی شروع کر دیتا ہے۔

۱۱۔ نشہ، پان، حقہ، زردہ، افیون، چرس کا استعمال وغیرہ اور سب کی سردار شراب

۱۲۔ لوگوں کے خلاف منصوبے بنانا۔

۱۳۔ جھوٹی گواہی دینا۔

۱۴۔ دوسروں کے جذبات کا خیال نہ رکھنے والی باتیں جب منہ سے نکلیں گی تو مزید برائیوں کی دلدل میں پھنساتی چلی جائیں گی۔

۱۵۔ غلط بیانی، وعدہ خلافی اور امانت میں خیانت جو منافق کی علامات ہیں لغویات میں شامل ہیں۔

۱۶۔ آپس کی رنجشیں۔ تلخ کلامیاں اور ہاتھ اٹھانا۔

۱۷۔ میاں بیوی کے درمیان جھگڑا، ایک دوسرے پر گندے الزامات لگانا اور قطع رحمی کرنا۔

۱۸۔ گالی گلوچ، بہتان تراشی، الزام تراشی، ناجائز مال کھانا، کسی کا خون بہانا وغیرہ ایسی لغویات ہیں کہ کرنے والے کی نماز، روزہ، زکوٰۃ بھی اس کو فائدہ نہیں دے سکتی۔

۱۹۔ بدظنی کرتے ہوئے الزام لگانا اور بغیر تحقیق کے یہ کہہ دینا کہ فلاں نے میری شکایت کی ہوگی یا فلاں نے فلاں شخص کو میرے خلاف اُبھارا ہوگا۔

۲۰۔ بلاوجہ دوسروں کو مشورہ دینا، دل شکنی کرنا۔ مایوسی کی باتیں پھیلانا۔

۲۱۔ بلاضرورت کی باتیں، بلاوجہ معاملہ میں دخل اندازی

۲۲۔ بغیر ثبوت کے کسی کو بلاوجہ بدنام کرنا۔

۲۳۔ کسی کی اس کے افسران تک غلط رپورٹ کرنا۔

۲۴۔ عدالتوں میں بلاوجہ اپنی ذاتی انا کی وجہ سے کسی کو کھینچنا

۲۵۔ سینماوغیرہ میں گندی فلمیں (گھروں میں بھی بعض لوگ لے آتے ہیں) دیکھنا تو یہ تمام لغویات ہیں۔

۲۶۔ انٹرنیٹ کا غلط استعمال لغو چیز ہے۔ایک قسم کا نشہ ہے اور نشہ بھی لغویات میں ہے۔

۲۷۔ ایسے ویب سائٹس کا visit کرنا جہاں جماعت یا جماعت کے کسی فرد کے خلاف گندے غلیظ پراپیگنڈے یا الزام لگائے جا رہے ہوں۔

۲۸۔ چیٹنگ کرنا (Chatting)

۲۹۔ تمہارے جوش بھی لغو ہوتے ہیں۔کہیں سے اڑتی اڑتی بات اپنے یا اپنے کسی عزیز کے بارے میں سن لی اور فوراً جوش میں آ گئے اور جس کی طرف بات منسوب کی گئی ہے۔اس سے لڑنے مرنے پر آمادہ ہو گئے تو یہ تمام ایسی چیزیں ہیں جو لغویات ہیں۔

۳۰۔ زنا، چوری، قمار بازی یہ شیطان کے عمل ہیں۔

۳۱۔ (کشتی نوح کی رو سے) زانی ، فاسق، شرابی، خونی، چور، قمار باز، خائن، مرتشی غاصب، ظالم، دروغ گو، جعل ساز، اور ان کا ہم نشین، تہمت لگانے والا یہ سب لغو کاموں میں مبتلا ہیں۔

۳۲۔ گندے قصے سنانا، بدکلامی کرنا

۳۳۔ دینی اجتماعات میں اجلاس کے وقت خرید و فروخت کرنا۔

۳۴۔ جلسے کے نظام اور اس کی ہدایات سے انحراف بھی لغویات میں شمار ہیں،

۳۵۔ ڈیوٹی والوں سے عدم تعاون بھی لغو ہے۔

۳۶۔ کھیل کود جو عبادتوں سے روکنے والے ہیں۔

لغویات اور ان کی تفصیل

O سینما، تھیٹر اور سرکس وغیرہ:

جیسا کہ پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ دنیا کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر جو نت نئی ایجادات ہو رہی ہیں وہ نفع مند امور کے ساتھ ساتھ تکلیف دہ حد تک مخرب الاخلاق امور پر مشتمل ہیں۔ پہلے تو انسان تفریح کی خاطر سینما، تھیٹر یا سرکس جایا کرتا تھا۔ اب یہ نقصان دہ چیزیں بلکہ اس سے زیادہ مہلک کہنا چاہئے گھر گھر موجود ہیں۔ جو دینی و دنیوی معلومات میں اضافہ کا سبب تو ہیں ہی۔ اخلاقیات کے لئے تباہ کن بھی ہیں۔ آج کل لکی ایرانی سرکس اور موت کے کنواں کے تماشے عام ہیں۔ ان جیسی بے ہودہ اور لغو چیزوں سے بچنے کی تعلیم دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"پس سینما اپنی ذات میں بُرا نہیں بلکہ اس زمانہ میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب الاخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی ہو یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشہ وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ میری یہی رائے ہے کہ تماشہ تبلیغی بھی ناجائز ہے۔"

(مطالبات تحریک جدید صفحہ 39)

" سینما کے متعلق میرا خیال ہے۔ اس زمانہ کی بدترین لعنت ہے۔ اس نے سینکڑوں شریف گھرانوں کے لڑکوں کو گویا اور سینکڑوں شریف خاندانوں کی عورتوں کو ناچنے والی بنا دیا ہے۔

اور سینما ملک کے اخلاق پر ایسا تباہ کن اثر ڈال رہے ہیں کہ میں سمجھتا ہوں میرا منع کرنا تو الگ رہا، اگر میں ممانعت نہ کروں تو بھی مومن کی روح کو خود بخود اس سے بغاوت کرنی چاہئے۔"

(مطالبات تحریک جدید صفحہ 40-41)

جو نقصان فلم نے قوم وملت کو پہنچایا ہے بالخصوص نوجوان نسل کو جن کے لئے یہ سم قاتل کا حکم رکھتی ہے بھانپتے ہوئے حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ نے 1934ء میں تحریک جدید کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا۔

"میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ کوئی احمدی کسی سینما، سرکس، تھیٹر وغیرہ غرضیکہ کسی تماشا میں بالکل نہ جائے اور اس سے بکلی پرہیز کرے۔ ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی تماشا وغیرہ دیکھنا جائز نہیں۔ سینما کے متعلق میری رائے ہے کہ نقصان دہ چیز ہے۔ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے مہلک ہے۔"

O ٹی وی اور اس کے لوازمات کے ذریعے تباہی:

آج کے دور میں اخلاقیات کی تباہی میں ٹی وی نے بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ پہلے تو نغموں، گانوں اور ڈراموں کے ذریعہ نوجوان نسل کو اس طرف مائل کیا پھر کیبل اور ڈش کے ذریعہ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے گندے اور لچر قسم کے چینلز کی بھر مار نے ہمارے نوجوانوں کی ذہنی، اخلاقی، روحانی اور معاشرتی حالت پر تبر مارا۔

O ڈرامے:

ٹی وی کے ذریعہ اخلاقیات پر حملہ کرنے والوں میں ڈرامے سرفہرست ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض ڈرامے اصلاحی ہیں لیکن ڈراموں کی کہانی اس رنگ میں تخلیق دی جاتی ہے کہ مار دھاڑ، قتل و غارت، چوری، ڈاکے اور نفرتیں بالخصوص میاں بیوی اور ساس بہو

کے درمیان ناچاقی اور لڑائی ان کا حصہ ہوتا ہے۔ جو ہماری اخلاقیات کی تباہی کا پیش خیمہ ہیں۔ پھر یہ ڈرامے بالاقساط ہوتے ہیں۔ اور روزانہ ہی ایک آدھ ڈرامے کی قسط آ رہی ہوتی ہے۔ اور یوں خاص اہتمام کے ساتھ گھر کے تمام افراد گھر کا تمام کام کاج چھوڑ کر ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتے ہیں۔ بلکہ قسط آنے سے بہت پہلے ٹی وی لاونج میں بیٹھ کر سابقہ قسط پر تبصرہ ہوتا ہے۔ گھر میں موجود افراد میں سے ہر فرد کے لئے ہر ڈرامہ تو پسند کا نہیں ہوتا مگر اس کو بھی مجبوراً ساتھ دینا پڑتا ہے کیونکہ جب گھر سے زیادہ افراد ٹی وی کے سامنے بیٹھے ہیں تو وہ اکیلا کیا کرے گا۔ اس کی تو اس وقت بات سنے گا بھی کوئی نہیں۔ اگر کوئی ڈرامے کے دوران بول پڑے یا کوئی disturb کرے یا بچہ ہی رو پڑے تو بڑوں کی طبیعت پر یہ بات سخت ناگوار گزرتی ہے۔ خبروں کے دوران یا اور کسی اصلاحی پروگرام کے دوران بچوں کو کہہ کہہ کر چپ کروانا پڑتا ہے۔ مگر ڈراموں کی اقساط کے دوران یوں خاموشی ہوتی ہے جیسے سر پر پرندہ بیٹھا ہوا ہو اور یوں ڈراموں میں اتنا انہماک اول تو قیمتی وقت کا ضیاع ہے، دوم نمازیں قضاء ہونے لگتی ہیں۔ سوئم بچوں کو home work میں آج کا کام کل پر ڈالنے کی عادت پڑ جاتی ہے۔ اور کل کا پرسوں پر اور یوں نکمّا پن کی عادت پڑتی ہے۔ چہارم رات کے کھانا کا وقت تبدیل ہو گیا ہے۔ ڈراموں کی اقساط مختلف اوقات میں نشر ہونے کی وجہ سے کھانوں کے اوقات بھی تبدیل ہو گئے ہیں۔ کبھی ڈرامے سے پہلے کھانا کھانا اور کبھی ڈرامے کے بعد۔ اور یوں اخلاقی صحتوں کے ساتھ ساتھ مادی صحتیں بھی خراب رہنے لگی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک خطاب میں اس طرف یوں توجہ دلائی۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاد کے حقوق میں سے کوئی پہلو بھی نہیں چھوڑا۔ اور صرف عدل نہیں بلکہ احسان کی تعلیم بھی عطا فرمائی اور یہ سکھایا کہ کس طرح بچوں سے پیار

کئے جاتے ہیں۔آج کل کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ تو عام تہذیب کی باتیں ہیں۔ ہر آدمی کو پتہ ہے لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ آج بھی ہمارے معاشرے میں بچے محروم ہیں۔ اور ترقی یافتہ معاشرے میں بھی بچے ماں باپ کے پیار سے محروم ہیں۔آپ اگر نفسیاتی ماہرین کی کتب کا مطالعہ کریں تو آپ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ آج کل کے ترقی یافتہ امیر ممالک میں بھی ایک بڑی بھاری تعداد بچوں کی ماں باپ کے پیار کی پیاسی رہ کر کئی قسم کی ذہنی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ ماں باپ کو اپنی ذاتی عیش وعشرت کی پڑی رہتی ہے۔اور بچوں کا حق ادا نہیں کرتے۔اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح بچوں سے سلوک فرمایا اگرچہ آپ کو یہ باتیں چھوٹی چھوٹی دکھائی دیں گی۔مگر یہ وہ چھوٹی باتیں ہیں جن کو نظرانداز کرنے سے معاشرے میں بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔" (خطاب جلسہ سالانہ 1988ء)

O خبریں اور سیر بین:

دنیا سے آگاہی رکھنا کوئی بُری بات نہیں بلکہ آج کے ماحول میں مادی لحاظ سے زندہ رہنے کے لئے دنیا میں ہونے والے واقعات سے باعلم ہونا ضروری ہے۔اور ان کے لئے ٹی وی میں خبریں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔مگر دیکھا گیا ہے کہ ہم میں سے بعض کو خبرنامہ اور سیر بین کی اس حد تک addiction ہے کہ موسم گرما میں خبرنامہ اور سیر بین جب نماز عشاء کے اوقات کے دوران آتے ہیں اور ہم میں سے بعض بزرگ ان خبروں کی خاطر نماز قضاء کر جاتے ہیں۔اور یوں ایک معلوماتی پروگرام لغویات میں شمار ہونے لگتا ہے۔

O کارٹون:

کارٹونز بچوں کا دلچسپ مشغلہ ہے۔اور بعض بڑے بھی بہت دلچسپی سے کارٹون دیکھتے ہیں۔ اگر تو تفریح کی خاطر کارٹون دیکھے جائیں تو کوئی حرج نہیں لیکن ٹی وی کے

سامنے انہماک کے ساتھ بیٹھ کر ایک کارٹون کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور یوں اسکول کے کام کو بھی پس پشت ڈال کر اپنا قیمتی وقت ضائع کرنا لغویات کا حصہ ہے، اور نماز بھی بروقت ادا نہیں ہوتی۔ اس ضمن میں یاد رہے کہ حد سے بڑھی ہوئی ہر بات، ہر حرکت لغویات میں آتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ٹی وی کے پروگرامز کے بارے میں والدین کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ماں باپ کو بڑی ذہانت کے ساتھ اور بیدار مغزی کے ساتھ اپنے چھوٹے بچوں کے بارہ میں خصوصیت سے دلچسپی لینی چاہیے۔ بچے کے دل میں نماز کی محبت پیدا کرنا اولین کام ہے۔ اگر بچے اپنے ماں باپ کو باقاعدہ سج دھج کر پیار کے ساتھ اور سلیقہ کے ساتھ نماز پڑھتے دیکھیں گے تو پیشتر اس کے کہ وہ سکول جانے لگیں ان کے دل میں بھی نماز کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ اسی طرح بعض اور عادات ہیں۔ بچے ان کو دیکھیں گے تو ان کے دل میں ان کا بھی پیار پیدا ہو جائے گا۔ اس بارہ میں ٹیلی ویژن کے پروگرام خصوصیت سے توجہ طلب ہیں۔ شروع میں چھوٹی عمر میں بچوں کو ٹیلی ویژن سے نوچ کر الگ تو پھینک نہیں سکتے۔ اس لئے ان کو کسی حد تک ٹیلی ویژن دیکھنے دینا ہے۔ البتہ بچوں کو کیا دیکھنا ہے۔ ان کے ساتھ بیٹھ کر کیا تبصرے کرنے ہیں۔ کس طرح آہستہ آہستہ بعض اچھی چیزوں کا فطری پیار بڑھانا ہے۔ بعض بُری چیزوں سے روکنا ہے۔ یہ ایک بہت ہی گہری حکمت کا کام ہے بڑی جاں سوزی بھی چاہتا ہے اور دماغ سوزی بھی۔ چونکہ اکثر ماں باپ ان باتوں میں خود نابلد ہوتے ہیں۔ ان کو یہ پتہ ہی نہیں ہوتا کہ اس معاملہ میں کیا کرنا چاہئے۔ اور ان میں اس بات کی اہلیت ہی نہیں ہوتی کہ وہ بچوں کی صحیح تربیت کر سکیں۔ دوسری طرف چھوٹی عمر کے بچوں کی تربیت ہم براہ راست نہیں کر سکتے۔ اس لئے اس کا ایک علاج ہے کہ اس عمر کے بچے کی

تربیت کے لئے ماں باپ کی تربیت کی جائے۔" (خطبہ جمعہ 19 دسمبر 1986ء)

o وی سی آر اور فحش فلمیں:

جیسا کہ پہلے تحریر ہو چکا ہے کہ سینما، تھیٹر اور سرکس سب لغویات ہیں بلکہ حرام کے زمرے میں آتی ہیں۔ وی سی آر کے ذریعہ وہ سینما جس میں جانے کو سیدنا حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہٗ نے منع فرمایا تھا اب گھر گھر موجود ہے اور لوگ اپنی بہنوں اور ماؤں کے ساتھ بیٹھ کر انڈین فحش فلموں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

بعض تو کرایہ پر وی سی آر حاصل کرتے ہیں اور ۲۵ روپے کی خاطر ساری ساری رات بیٹھ کر دو دو تین تین ویڈیو فلمیں دیکھتے ہیں اور اخلاق کو 25 روپے کی بھینٹ چڑھا دیتے ہیں اور پھر صبح کی نماز قضاء ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ تفریح جو اخلاق، مذہب، ایمان، عفت اور عصمت کو بیچ کر کی جائے جائز نہیں ہو سکتی ہے۔

حضرت مصلح موعود نوراللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"ان فلموں نے بہت سے شریف نوجوانوں کو آوارہ اور شریف گھروں کی لڑکیوں کو کنچنی اور ناچنے والیاں بنا دیا ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

"اس بارہ میں عورتوں اور مردوں دونوں کو یکساں احتیاط کی ضرورت ہے دکانیں کھلی ہوئی ہیں وہاں جا کر ویڈیو کیسٹیں یا ویڈیو سی ڈیز لے آتے ہیں۔ پھر یہ انتہائی بیہودہ اور لچر قسم کی فلمیں اور ڈرامے ہوتے ہوں گے۔ اس کے بدنتائج سے لوگوں کو آگاہ کرتے رہنا چاہئے۔ سمجھانا چاہئے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے۔ یہ چیزیں غلط راستوں پر لے جاتی ہیں اگر آپ اپنے بچوں کو ان لغویات سے بچا کر ان کا مستقبل روشن کرنا چاہتے ہیں تو پھر اس کا

یہی حل ہے کہ انہیں پنجوقتہ نماز کا پابند بنا دیں۔ کیونکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نماز برائیوں اور بے حیائی سے روکتی ہے۔" (خطبہ جمعہ 30رجنوری 2004ء)

O کیبل، ڈش وغیرہ کا استعمال:

دنیا میں جوں جوں مادیت بڑھ رہی ہے توں توں نئی نئی ایجادات اپنی پوری طاقت کے ساتھ مخلوق کی اخلاقیات پر حملہ آور ہیں۔ وی سی آر سے اگلا قدم ڈش اور کیبل کا استعمال ہے۔ اوران کی وجہ سے عریانیت گھر گھر داخل ہو رہی ہے۔ اتنی زیادہ تعداد میں فحش اور لچر قسم کے چینلز آ گئے ہیں جن پر عورت کے ننگے جسم کی نمائش ہوتی ہے۔ کہ ایک چینل کے بعد دوسرا اور دوسرے کے بعد تیسرا، غرض عورت کو مختلف گندے روپ میں دیکھ کر دل نہیں بھرتا بلکہ یہ حس پہلے سے زیادہ بڑھتی ہے۔ فلمیں، لغو اور بیہودہ نظارے اور ننگے جسم کی نمائش کے ساتھ گانے وغیرہ ساری ساری رات بیٹھ کر دیکھے جاتے ہیں۔ اور اتنی اتنی دیر تک ان لغو نظاروں سے محظوظ ہوتے ہیں کہ صبح کی نماز قضاء ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو فواحش سے بچنے کی تعلیم لا تقربوا الفواحش کے الفاظ میں کی ہے کہ فواحش کے قریب بھی نہ جاؤ۔ کجا یہ کہ فواحش کو کیبل اور ڈش انٹیناز کے ذریعہ گھر گھر لایا جائے۔ اور اس کے بے جا استعمال سے اپنا وقت بھی ضائع کریں اور اخلاقیات کی تباہی کا بھی موجب بنیں۔ کیبل اور ڈش کے ذریعہ موسیقی اور انڈین گانے اور فلمیں بھی ذہنی، اخلاقی اور روحانی تباہی کا موجب بن رہے ہیں۔ اور عورتوں کے گانوں سے جنسی لحاظ سے بھی غلط رجحان پیدا ہوتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ میں 19رمئی 2004ء کے خطبہ میں احباب کو یوں نصیحت فرمائی:

"جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ جو اس طرح آزادی سے گندے پروگرام دیکھ رہے ہوتے ہیں وہ بگڑتے چلے جاتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیاں برباد کر رہے ہوتے ہیں، اپنا

دین بھی برباد کررہے ہوتے ہیں اور اپنی دنیا بھی برباد کررہے ہوتے ہیں اور چونکہ وہ جو کچھ کماتے ہیں وہ انہیں غلاظتوں کی نذر ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ ایک وقت ایسا آتا ہے جب ان کے ہاتھ پلّے کچھ بھی نہیں ہوتا اور ایک احمدی جب ایسے کاموں میں پڑتا ہے تو میں نے دیکھا ہے دوسروں کی نسبت تیزی سے تباہی کے گڑھے میں گرتا ہے۔ اس لئے میری ایسے والدین اور ایسے نوجوانوں سے یہ درخواست ہے کہ جو بیہودہ پروگراموں کو ہلکی پھلکی تفریح سمجھ کر ٹال دیتے ہیں اور دیکھنے سے باز نہیں آتے باوجود کہنے کے۔ وہ اس طرف خاص توجہ دیں۔ اللہ کے حضور جھکتے ہوئے اللہ کی پناہ میں آتے ہوئے ان سے بچنے کی کوشش کریں۔"

O لغو نظارے:

دنیا میں کوئی چیز بُری نہیں ہاں اس کا استعمال بُرا ہے۔ ٹی وی، کیبل اور ڈش انٹینا کے ذریعہ جو چینلز آتے ہیں ان میں بعض علمی اور معلوماتی پروگرامز پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ذہنی آزمائش کے پروگرام ہیں۔ سبق آموز کہانیوں اور داستانوں پر مشتمل چینلز ہیں جن میں نیچر کے مخفی خزانوں کو دکھلایا جاتا ہے۔ فوجی، قومی لیڈروں کے کارنامے بیان ہوتے ہیں۔ مختلف جگہوں کی سیر کروائی جاتی ہے۔ دنیا بھر میں پھیلے ہوئے سمندروں، پہاڑوں اور علاقوں سے لطف اندوز ہونے والے نظاروں پر مشتمل چینلز ہیں۔ جانوروں کی اپنی ہی دنیا ہے اور ان پر بہت دلچسپ معلوماتی اور عقل کو خیرہ کر دینے والے مناظر پر مشتمل چینلز ہیں۔ اسی طرح Sports کے بے شمار چینلز ہیں۔ دنیا میں پائی جانے والی بیماریوں سے آگاہی کے لئے اور سائنسی نکتہ نگاہ بیان کرنے والے چینلز ہیں۔ جیسے AnimalPlanet, Discovery, National Geo-graphics. EPSE, BBC,etc. ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ اور فیملی ممبرز کے ساتھ بیٹھ کر یہ چینلز دیکھے بھی جا سکتے ہیں اور یوں ہم گھر بیٹھے خدائی

حکم فسیر وافی الارض پر عمل پیرا بھی ہو سکتے ہیں۔ مگر لغو، بے ہودہ نظاروں سے اخلاق اس قدر انحطاط پذیر ہیں کہ نوجوان نسل اداکاروں کا روپ ڈھال رہی ہے۔ ان کے ڈائیلاگ استعمال کرتی ہے، فلمی اداکاروں اور اداکاراؤں کی فوٹوز نمایاں طور پر چسپاں کی جاتی ہیں۔ پرانے زمانوں میں جب بچوں سے پوچھا جاتا تھا کہ بڑے ہو کر کیا بنو گئے تو کوئی کہتا۔ ڈاکٹر بنوں گا۔ کوئی انجینئر بننے کو کہتا اور کوئی پائلٹ بننے کا عندیہ دیتا۔ مگر آج ان فلموں کی بدولت بچہ کسی اداکار کا نام لے کر کہتا ہے کہ میں تو وہ اداکار بنوں گا۔

آتے جاتے ان تصاویر پر نظر اخلاقیات پر اثر انداز ہوتی ہے۔ غیر محرم عورت کی تصاویر دیکھ کر ذہن گندا ہوتا ہے۔ اسلام تو ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے کہ عورت اپنے عرصہ حمل میں اچھی تصاویر دیکھے۔ اچھے نظارے دیکھے۔ اس سے بچے کی اخلاقیات پر اثر پڑتا ہے۔ ان تمام عمدہ مناظر کا نقش ماں کے دماغ کے ذریعہ سرایت کر کے بچہ پر نمودار ہو رہا ہوتا ہے۔ تو گندے مناظر کیونکر اثر انداز نہ ہوں گے۔ اس لئے والدین کو بھی چاہیے کہ وہ ایسی جھوٹی لذتوں سے اجتناب کریں تا ان کے بچے ان مضرات سے محفوظ رہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے اپنے ایک خطبہ میں احباب جماعت بالخصوص نوجوان نسل کو ان مخرب الاخلاق امور سے دور رہنے کی تلقین ان الفاظ میں فرمائی۔

"یہ وہ خطرناک صورت حال (ٹیلی وژن کا ناپاک استعمال اور بھارتی فلموں کی بھرمار) ہے۔ جس کے پیش نظر آج کے خطبہ میں مَیں خصوصاً جماعت احمدیہ کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ میں ہرگز یہ نہیں کہہ سکتا کہ احمدی اس گندگی میں بالکل ملوث نہیں۔ کیونکہ بعض اطلاعیں مجھے ملی ہیں اور اس سے میرے دل کو گہری تکلیف پہنچی ہے۔ نہ صرف یہ کہ ملوث ہیں بلکہ بہت سے گھر کے لوگ رت جگے مناتے ہیں۔ انڈین فلمیں دیکھنے کے لیے ایک ئے

بعد دوسری آئے گی اور دوسری کے بعد تیسری آئے گی۔ ان کے دن اور رات کے اوقات ہی بدل گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیوں میں کم ہیں مگر ہیں ضرور۔ بالعموم جو خبریں ملتی ہیں وہ یہ ہیں کہ بہت بھاری رجحان جماعت کا نئے ڈشوں کے ذریعہ ہمارے ایم ٹی اے سیٹیلائٹ کے پروگرام دیکھنے کی طرف ہے۔ اللہ کے فضل سے جماعت کی اکثریت کا قبلہ درست ہی ہے۔ لیکن جن کا ٹیڑھا ہے انہوں نے بہت ہی خطرناک اقدام کئے ہے۔ ان کو اور ان کی نسلوں کو یہ بات بالکل ہلاک کر دے گی۔ ناممکن ہے کہ وہ روحانی طور پر اس گندگی کے ساتھ رہ سکیں۔ وجہ یہ ہے کہ جہاں جہاں یہ بات بڑھ رہی ہے بہت بڑھ رہی ہے۔ ان کی جو تصویریں مجھ تک خطوں کے ذریعہ پہنچ رہی ہیں وہ یہ شکل ہے کہ یہ گھر ڈش انٹینا کے ذریعہ دن رات ہندوستانی فلموں میں مگن رہتے ہیں۔ ان کی اولادوں کی شکلیں بدل گئی ہیں۔ روزمرہ کے طرز کلام میں فرق پڑ چکا ہے۔ ان کے ہاں ہیرو کا تصور ہی بدل گیا ہے اور گندگی، بے حیائی اور بے غیرتی، یہ نئی نسل کا طرّہ امتیاز ہے اور نہ عبادت کی ہوش، نہ کسی اور اعلیٰ مقصد کی۔ یہاں تک کہ یہ لوگ اب اعلیٰ درجہ کے لٹریچر سے بالکل بے بہرہ ہو گئے ہیں۔۔۔۔

امر واقعہ یہ ہے کہ ہندوستانی فلموں میں ادبی لحاظ سے بھی ایسی مکروہ چیزیں ہیں اور زبان کا معیار اتنا گرا ہوا ہے کہ جس قوم کا اپنی زبان سے پیار ہو، جس کو اپنی اعلیٰ اقدار کا خیال ہو وہ برداشت ہی نہیں کر سکتی کہ ان کی نئی نسلیں اپنا کلچر، اپنا ادب، اپنی شہریت، اپنا مذہب، اپنی روحانی اور اخلاقی قدریں ساری کی ساری ہندوستانی فلموں کی نذر کر دیں۔ یہ جب گندگی بڑھتی ہے تو آپ حیران ہوں گے یہ دیکھ کر کہ ان گھروں میں ہندو ایکٹروں کی، ہندو ایکٹرسوں کی تصویریں بڑی بڑی چارٹ کی صورت میں دکھائی دیتی ہیں۔ بعض لڑکوں اور لڑکیوں کے کمروں میں، لڑکوں کے کمروں میں ایکٹرسوں کی تصویریں اور لڑکیوں کے کمروں

میں ایکٹروں کی تصویریں۔ اور بڑے فخر سے لگاتے ہیں۔ اور ماں باپ دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں بڑے ہوشیار بچے ہیں۔ کہاں سے تصویر حاصل کی تم نے خوب گھر سجایا ہے۔ یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن کریم کی اس آیت فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ نے چودہ سو سال پہلے اعلان کر دیا تھا کہ رجس جو ہے یہ بتوں میں ضرور تبدیل ہوگا۔ یہ بد بخت بت تم نے اپنے گھر میں پال لئے ہیں۔ ان لوگوں کے کردار کو نزدیک سے دیکھو تو کوئی شریف آدمی تصور ہی نہیں کر سکتا کہ ان کے ساتھ آنا جانا رکھے، ان کو اپنے گھروں میں بلائے، ان کے گھروں میں جائے۔ ان کی دنیا ہی اور ہے اور صرف مادہ پرستی ہے، صرف بے حیائی کو ترغیب دینا ہے۔ صرف بناوٹ ہے۔ سچائی تو قریب نہیں پھٹکتی اور یہ جو بناوٹ ہے۔ یہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں۔ دیکھیں قرآن کریم کی آیات نے کتنی صفائی سے اس مضمون کے ہر پہلو کو کھول دیا تھا۔ فرمایا۔ فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ ۔۔۔۔۔ تم رجس سے تو بچ رہے ہو۔ تمہیں بیت اللہ نے یہ تعلیم دی کہ رجس کے ساتھ یہاں نہیں رہنا۔ رجس کو ترک کردو اور ہمیشہ کے لئے صاف کروا اپنے بدن سے اپنی روح سے۔ ہندوستانی فلموں کی پرستش کرنے کے نتیجہ میں ان ایکٹروں اور ایکٹرسوں کی پرستش شروع ہوگئی ہے اور واقعتاً پرستش ہے تصویریں لگا کر دیکھنا، ان میں مگن رہنا اور اس کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا۔ اور پرستش کس کو کہتے ہیں۔ پرستش کا نام عبادت ہے۔ اور عبادت جو وہاں ہو رہی ہے جھوٹ کی عبادت ہے کیونکہ ایکٹنگ اور جھوٹ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔۔۔۔۔ پاکستانی جماعتوں کو خصوصیت سے متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ جائزے لیں کہاں کہاں گندگی ہے۔ اور ان کو سمجھا کر اور منتیں کر کے ان کو بچانے کی کوشش کریں۔"

(خطبہ جمعہ 03 رمئی 1996ء)

O کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال:

آج کے معاشرہ کی لعنتوں میں سے ایک لعنت انٹرنیٹ ہے جس نے ہمارے نوجوانوں کو اس حد تک اپنے اندر involve کرلیا ہے کہ کثرت سے اس کے استعمال نے ایک Generation Gap پیدا کر دیا ہے۔ بچے والدین سے دور رہنے لگے ہیں اور اپنے آپ کو آزاد سمجھنے لگے ہیں۔ پرانے وقتوں میں جب والد گھر آ کر السلام علیکم کہتا تو بچے پاپا آئے۔ پاپا آئے، کہتے ہوئے والد کی طرف لپکتے تھے اور اس کی باہوں میں جھوم جاتے تھے۔ میں نے اب بھی بعض گھروں میں دیکھا ہے کہ والد یا کسی بزرگ کی آمد پر بچے باادب کھڑے ہو کر السلام علیکم کہتے ہیں۔ انہیں نصیحت کی جاتی ہے کہ جو بھی باہر سے آئے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اُسے سلام کہیں۔ کیونکہ بڑوں کا ادب ہمارا فرض ہے۔ مگر اب انٹرنیٹ میں بچے اس قدر مشغول ہوتے ہیں کہ وہ والد کے گھر آنے کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔

انٹرنیٹ ایک ایسی غار ہے جو بظاہر روشن نظر آتی ہے۔ مگر اندر سے گھپ اندھیری ہے اور کئی ان گنت شاخوں میں تبدیل ہوتی جاتی ہے۔ جس کا آغاز Chatting سے ہوتا ہے اور پھر نہ جانے انسان اس میں داخل ہو کر کہاں کہاں گم ہو جاتا ہے۔ اور اس کی واپسی مشکل نظر آتی ہے۔ غیر محرم عورتوں سے باتیں، انٹرنیٹ کے ذریعہ لڑکیوں کے رشتے اور پھر نجانے کہاں سے کہاں تک نوجوان پہنچ جاتا ہے جس کا کوئی اختتام نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"پھر انٹرنیٹ کا غلط استعمال ہے۔ یہ بھی ایک لحاظ سے آجکل کی بہت بڑی لغو چیز ہے۔ اس نے بھی کئی گھروں کو اجاڑ دیا ہے۔ ایک تو یہ رابطے کا بڑا سستا ذریعہ ہے۔ پھر اس کے ذریعہ سے بعض لوگ پھرتے پھراتے رہتے ہیں اور پتہ نہیں کہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔ شروع میں شغل کے طور پر سب کام ہو رہا ہوتا ہے پھر بعد میں یہی شغل عادت بن جاتا ہے اور

گلے کا ہار بن جاتا ہے چھوڑنا مشکل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی ایک قسم کا نشہ ہے اور نشہ بھی لغویات میں ہے۔ کیونکہ جو اس پر بیٹھتے ہیں بعض دفعہ جب عادت پڑ جاتی ہے تو فضولیات کی تلاش میں گھنٹوں بلاوجہ، بے مقصد وقت ضائع کر رہے ہوتے ہیں۔ تو یہ سب لغو چیزیں ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 02 / اگست 2004ء از خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 594-593)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس جان لیوا بیماری کے مضرات سے نوجوان نسل کو متعدد بار آگاہ فرمایا۔ آپ نے لجنہ اماء اللہ UK کے سالانہ اجتماع منعقدہ طاہر ہال بیت الفتوح لندن میں مورخہ 19 / اکتوبر 2003ء کو فرمایا:

"بعض لڑکے لڑکی بن کر بات چیت کر رہے ہوتے ہیں۔ جب جماعت کا تعارف ہو جائے تو لڑکی خوش ہو جاتی ہے کہ چلو (دعوت الی اللہ) ہو رہی ہے۔ اگر آپ کی نیت صاف ہے تو دوسری طرف جو لڑکا لڑکی بن کر بیٹھا ہوا ہے آپ کو کیا پتہ کہ اس کی کیا نیت ہے۔ پھر بعض اوقات تصویروں کے تبادلے شروع ہو جاتے ہیں بعض جگہوں پر رشتے بھی ہوئے ہیں اور بھیانک نتائج سامنے ہیں۔ انٹرنیٹ ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آ رہا ہے۔ اگر (دعوت الی اللہ) ہی کرنی ہے تو لڑکیاں لڑکیوں ہی کو (دعوت الی اللہ) کریں۔ لڑکوں کو نہ کریں۔ یہ کام لڑکوں کے لئے ہی رہنے دیں۔ والدین اس بات پر نظر رکھیں کہ کھلے طور پر انٹرنیٹ کے رابطے نہیں ہونے چاہیں۔ جو شعور کی عمر کے ہیں وہ خود بھی ہوش کریں۔ جن عورتوں نے غیر از جماعت مردوں سے شادیاں کی ہیں اب پشیمانی کا اظہار کرتی ہیں بچوں کا رجحان زیادہ تر باپوں کی طرف ہوتا ہے۔ کیونکہ وہاں آزادی زیادہ ہوتی ہے اگر کچھ بیٹیاں ماں کے زیر اثر جماعت سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھ رہی ہوں تو شادی کے موقع پر باپ غیر از جماعت میں ہی شادی کرنا چاہتا ہے۔ بعض باپوں کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں۔ لیکن بعض مجبور بھی ہوتی ہیں۔" (الفضل 08 / مارچ 2004ء)

ایک اور موقعہ پر جماعت کو انتباہ کرتے ہوئے فرمایا:

"اس طرح کا کام بُری عورتوں والا انٹرنیٹ نے بھی شروع کر دیا ہے وہی عورتوں والا۔۔۔ بعض لوگوں کے گروہ بنے ہوئے ہیں جو آہستہ آہستہ پہلے علمی باتیں کر کے یا دوسری باتیں کر کے پہلے چارہ ڈالتے ہیں اور پھر دوستیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر غلط راستے پر ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ متعدد بار میں انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط کا کہہ چکا ہوں۔ بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارے میں بچوں کو ہوشیار کریں خاص طور پر بچیوں کو۔"

(خطبہ جمعہ 30 رجنوری 2004ء از خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 93-92)

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہ‘ نے جماعت سے اپنے ایک خطاب میں یہ شعر پڑھا

پھول تو دو دن بہار جاں فزا دکھلا گئے

حسرت ان غنچوں پر ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

اور دوست احباب کو نصیحت فرمائی کہ اگر ہم نے تربیت سے پہلو تہی کی اور یہ بچے دوسروں کی گود میں چلے گئے تو غنچے جو پھول بننے والے تھے بن کھلے مرجھا جائیں گے اور سوائے ہاتھ ملنے کے، حسرت کرنے کے، افسوس کرنے کے اور کچھ ہمارے ہاتھ نہیں آئے گا۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے صحیح استعمال نے ہمارے نوجوانوں کو ایک جلا بھی بخشی ہے۔ ان ایجادات سے فائدہ اٹھا کر علم کے میدان میں ہمارے نوجوان بہت آگے آ گئے ہیں۔ علمی اور تحقیقی لحاظ سے ایک دنیا ہے جو اس کے اندر سمائی ہوئی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانا ہمارا فرض ہے۔ اب تو جماعت کی بے شمار web sites ہیں جن میں تازہ اخبار جیسے روزنامہ الفضل، الفضل انٹرنیشنل اور دنیا بھر میں شائع ہونے والے تمام اخبار و رسائل تک رسائی حاصل کر کے اپنے علم کی پیاس بجھا سکتے ہیں۔

جماعت کے بارہ میں تازہ خبریں، دنیا بھر کی Activeties سے آگاہی کے علاوہ تشنہ سوالات کے جوابات بآسانی مل سکتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس بارہ میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"جماعت کی اپنی ایک ویب سائٹ (Web Site) ہے اگر کوئی اعتراض کسی کی نظر میں قابل جواب ہو کسی کی نظر سے گزرے تو وہ اعتراض انہیں بھیج دینا چاہئے۔ انٹرنیٹ پر بیٹھے ہوتے ہیں پتہ ہے اس کا پتہ کیا ہے۔ اور اگر کسی کے ذہن میں اس اعتراض کا کوئی جواب آیا ہو تو وہ جواب بھی بے شک بھیج دیں۔ لیکن وہاں پر خود کسی کے اعتراض کا جواب نہیں دینا۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کو جواب دینا صحیح نہ آتا ہو۔ کیونکہ جہاں آپ بھیجیں گے خود ہی چیک کرلیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس اعتراض کا جواب دینا بھی ہے کہ نہیں یا اس معاملے میں پڑنا صرف لغویات یا صرف وقت کا ضیاع ہی ہے۔ کیونکہ اعتراض کرنے والے کی اصلاح تو ہونی نہیں ہوتی۔۔۔۔۔

پھر جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ اگر کسی کے پاس جواب ہو تو اس جماعتی نظام کے تحت جواب بھیج دیں خود ہی نظام اس کو دیکھ لے گا کہ آیا جو جواب آپ نے بھیجا ہے درست ہے یا اس سے بہتر جواب دیا جاسکتا ہے۔ تو بہرحال مقصد یہ ہے کہ جماعت کے کسی بھی فرد کا وقت بلا مقصد ضائع نہیں ہونا چاہئے اس لئے جس حد تک ان لغویات سے بچا جاسکتا ہے بچنا چاہئے اور جو اس ایجاد کا بہتر مقصد ہے اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

علم میں اضافے کے لئے انٹرنیٹ کی ایجاد کو استعمال کریں۔ یہ نہیں ہے کہ یا اعتراض والی ویب سائٹس تلاش کرتے رہیں یا انٹرنیٹ پر بیٹھ کے مستقل باتیں کرتے رہیں۔ آج کل چیٹنگ (Chatting) جسے کہتے ہیں بعض دفعہ یہ چیٹنگ مجلسوں کی شکل اختیار کرجاتی ہے

اس میں بھی پھر لوگوں پہ الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، لوگوں کا مذاق بھی اڑایا جا رہا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک وسیع پیمانے پر مجلس کی ایک شکل بن چکی ہے اس لئے اس سے بھی بچنا چاہئے۔

پھر غلط صحبتوں کے بارہ میں فرمایا کہ یہ بھی لغویات میں شمار ہوتی ہیں ان سے بھی بچو۔ اگر براہ راست ان مجلسوں اور ان صحبتوں میں نہیں بھی شامل ہو تو پھر بھی ایسی مجلسوں میں ایسے لوگوں کی صحبتوں میں بیٹھنا جہاں غیر تعمیری گفتگو یا کام ہو رہے ہوں تمہیں بھی متاثر کر سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 02/اگست 2004ء از خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 594-595)

مارچ 2004ء کو ربوہ میں منعقد ہونے والی مجلس شوریٰ میں الیکٹرونکس کی جدید مصنوعات کے مضر اثرات سے افراد جماعت کو بچانے کے حوالے سے ایک تجویز زیر غور آئی اور اس تجویز کے مختلف پہلوں کا جائزہ لینے کے بعد جن سفارشات پر مبنی لائحہ عمل تجویز ہوا اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے بعد بغرض تعمیل جماعتوں کو بھجوایا گیا ان میں سے چند ایک کا ذکر اختصار سے یہاں ضرور مفید ہوگا۔

۱۔ نظام جماعت اور ذیلی تنظیمیں افراد جماعت سے مسلسل رابطہ رکھیں اور بڑوں اور نوجوانوں کو یکساں طور پر اس کے فوائد اور نقصانات سے سیمینار منعقد کر کے آگاہ کیا جائے۔

۲۔ بڑی عمر کے افراد جماعت بھی کمپیوٹر کا بنیادی علم حاصل کریں تا کہ وہ بہتر طور پر اپنے بچوں کی نگرانی کر سکیں۔ اور کمپیوٹر ایسی جگہ پر رکھیں جہاں سب افراد خانہ اس کو monitor کر سکیں۔ اس کی بھی والدین نگرانی کریں۔ کہ زیادہ دیر تک رات کو بچے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا استعمال نہ کریں۔

۳۔ اس وجہ سے نوجوان نسل کی صحت بھی خراب رہنے لگی ہے۔ کیونکہ ایک جگہ پر جم کر بیٹھ جانا اور مسلسل ٹکٹکی لگا کر monitor کی طرف دیکھنا لازماً صحت کیلئے مضر ہے۔

بالخصوص آنکھوں کے لئے۔

۴۔ یہ جو رواج ہے کہ کمپیوٹر الگ تھلگ ایک کمرہ کے کونے میں ہو اس کو بہر حال ختم کرنا ہوگا۔ جب ہر گھر میں ٹی وی لاؤنج میں پڑا ہے تو کیا کمپیوٹر لاؤنج میں نہیں رکھا جا سکتا۔ ایک monitor کو monitoring کی خاطر الگ کمرے میں بھی رکھا جا سکتا ہے جس کو Main Pc کے ساتھ منسلک کر سکتے ہیں۔ الغرض اس کے لئے اقدام بہر حال اٹھانے ہیں۔

O میچز دیکھنے کے لئے ٹی وی کے سامنے بیٹھے رہنا:

آج کل کرکٹ فوبیا دیمک کی طرح ہمارے معاشرے کو کھا رہا ہے۔ نوجوان طبقہ جس انہماک کے ساتھ کرکٹ میچز دیکھنے کے لئے ٹی وی کے سامنے بیٹھ جاتا ہے۔ نمازیں وقت پر ادا نہیں ہو رہی ہوتی ہیں۔ کام کا حرج ہو رہا ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ والدہ اگر کسی کام کے لئے بچے کو کہہ دے تو بچے انکار کر دیتے ہیں اور یوں ایک تفریح لغویات میں شمار ہونے لگتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ پر نوجوانوں کو اس طرف توجہ دلائی اور وقت ضائع کرنے سے منع فرماتے ہوئے دین کی طرف راغب رہنے کی تلقین فرمائی۔

O وڈیو گیمز:

بچوں کا وقت ضائع کرنے کے حوالہ سے جدید سائنسی ایجادات میں ایک وڈیو گیمز ہے۔ جس کے استعمال میں بچے نشہ کی حد تک آگے بڑھ جاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ یہ بچوں کے لئے ایک اچھی تفریح ہے۔ مگر ہر چیز میں exceed نقصان دہ ہے۔ اس کا

کثرت سے استعمال صحت پر اثر انداز ہوتا ہے۔ آنکھیں خراب رہنے لگتی ہیں اور بچے اسکول کا کام کل پر ڈالنے کے عادی ہو جاتے ہیں۔

O چھوٹی عمر کے بچوں کو موبائل فونز کے بارہ میں حوصلہ شکنی کرنی چاہیے:

آج کی جدید ایجادات میں موبائل فون ایک بہت اہم مفید ایجاد ہے۔ اگر آپ کے کسی عزیز یا بچے کے پاس موبائل ہے تو آپ کو پریشانی نہیں۔ آپ کا بیٹا ہر وقت رابطہ میں ہے۔ اور آج کے دور میں بچے کو گھر سے باہر بھیج کر مائیں تحفظ کے خدشات کی وجہ سے جو پریشان رہتی ہیں۔ اس میں بھی intouch رہنے کی وجہ سے کمی رہتی ہے۔ اس ناطے یہ بہت مفید ایجاد ہے لیکن اس کے نقصان اپنی جگہ پر ہیں۔ SMS کے ذریعہ لڑکیوں کو پیغامات بھجوانا نوجوان لڑکوں کا شغل بن گیا ہے۔ ویسے بھی اس کا غلط استعمال بآسانی چھپ کر کیا جا سکتا ہے۔ اس لیے والدین کو چھوٹی عمر کے بچوں اور نوجوانوں کو بلاضرورت موبائل فونز مہیا کرنے کی حوصلہ شکنی کرنے کی ضرورت ہے۔

اس کے مفید فنکشنز میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اب بعض کمپنیوں نے آج کی آیت کریمہ، آج کی حدیث، آج کا قول، آج کی نصیحت وغیرہ کے عنوان سے بہت مفید سروسز کا آغاز کر دیا ہے۔ جن کے پاس فونز ہیں۔ ان کو اُن سروسز سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ قرآن کریم مکمل، صحاح ستہ وغیرہ بھی اب موبائیلز میں Feed کئے جا سکتے ہیں۔

O ان تمام لغویات کا توڑ۔ ہمارا ایم ٹی اے اور صحبت صالحین:

الیکٹرونکس ایجادات سے متعلقہ لغویات کا ذکر تو ہو چکا۔ قبل اس کے کہ دیگر لغویات کا ذکر کروں یہاں اللہ تعالیٰ کی ایک عظیم نعمت MTA کا ذکر ضروری ہے جو ان تمام لغویات کا

توڑ ہے۔ جن کا ذکر اس سے پہلے کر آیا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر فرمایا تھا کہ اگر آپ کسی کام سے روکتے ہیں تو اس کی جگہ بچوں کو مصروف رکھنے کے لئے کوئی اور چیز بھی مہیا کریں۔

چنانچہ ایم ٹی اے حقیقت میں اخلاقیات پر حملہ کرنے والی ان تمام برائیوں، گندے مناظر کے مقابل پر ایک بہت اچھا نعم البدل ہے۔ اس مبارک نعمت کے ذریعہ ہم ساری دنیا میں بسنے والے احمدی احباب وغیر از جماعت احباب بھی ۲۴ گھنٹے قرآن کریم کی تلاوت، ترجمہ وتشریح کے ساتھ سن سکتے ہیں۔ اور حدیث کا درس، اسلام کی تعلیمات، اخلاقیات کی بہتری کے لئے پروگرام دیکھ اور سن سکتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ بچوں کے پروگرام، واقفین نو کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ ساری جماعت خطبہ جمعہ کے ذریعہ براہ راست راہنمائی حاصل کرتی ہے۔ اور یوں اخلاقیات اور روحانیت کو improve کرنے کا موقع ملتا ہے۔ انسان بیمار ہو تو ڈاکٹر کے پاس جاتا ہے اور اس کی بتائی ہوئی چیزوں سے پرہیز کرتا ہے بعینہ روحانی بیماری کی صورت میں شریعت کی بتائی ہوئی مناہی سے پرہیز کرنا ہے اور ان امور کی نشان دہی کے لئے ایم ٹی اے بہترین فورم ہے۔

ایم ٹی اے کے علاوہ ایسی CDs، آڈیو وڈیو کیسٹس آ گئی ہیں جن میں تلاوت قرآن پاک مع ترجمہ، صحاح ستہ میں مندرج احادیث، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء احمدیت کی طرف سے دیئے گئے سوالات کے جوابات اور خطبات جمعہ شامل ہیں ان سے فائدہ اُٹھایا جا سکتا ہے۔ ان ایجادات کے غلط استعمال سے پیدا ہونے والی صورت حال کے مقابل یہ ایک اچھی replacement ہے۔ اس طرح E.mail - SMS وغیرہ جیسے ذرائع بھی دعوت الی اللہ کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔

MTA کے مبارک نظام کے ذریعہ ایک اہم حکم خداوندی "صحبت صالحین اختیار کرو" پر عمل کرنے کا موقع بھی ملتا ہے۔ آج کے دور میں MTA صحبت صالحین کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ جس میں قرآن کریم کی تلاوت وتشریح، درس احادیث سن کر ہم اپنے اندر بہتری کے سامان پیدا کر سکتے ہیں۔ ہمیں ہر ہفتہ خطبہ جمعہ کے ذریعہ اپنے پیارے امام کی صحبت نصیب ہوتی ہے۔ ہاں وہ صحبت جس کے بارے مین کہا گیا ہے کہ جس محفل میں اللہ اور رسول کی باتیں ہوں وہاں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس موقع پر تسبیح وتحمید اور استغفار بہت کرنا چاہیے اور درود شریف بہت پڑھنا چاہیے، اور یہ فرشتے ہمارے استغفار اور تسبیح وتحمید کو اللہ تعالیٰ تک لے جاتے ہیں۔

ذرا غور کریں کہ یہ مبارک محفل 200 سے زائد ممالک میں بیک وقت بجتی ہے۔ اور دنیا بھر کی ہزاروں بیوت الذکر، نماز سینٹرز اور لاکھوں گھروں میں فرشتوں کا نزول ہو رہا ہوتا ہے۔ جہاں لاکھوں احمدیوں کا عاجزی وانکساری سے کیا ہوا استغفار، تسبیح وتحمید اور اپنے پیارے اور خدا کے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا ہوا درود اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہو رہا ہوتا ہے اور اس طرح ساری دنیا میں بسنے والے احمدی اپنے محبوب امام سے ملاقات کرتے ہیں۔ جس جگہ گلاب کا پودا لگا ہو۔ اس کی خوش بودار رنگین پتیاں زمین پر گر کر زمین کے اس حصہ کو بھی خوشبودار کر دیتی ہیں۔ تو پھر آج کی دنیا میں سب سے بڑھ کر خوشبو بکھیرنے والے وجود کے مبارک منہ سے جب خوشبودار پتیاں ساری دنیا میں بیک وقت بکھرتی ہیں۔ تو کون سی زمین کو اپنی خوشبو سے معطر نہ کرتی ہوں گی۔ میں نے تو ابھی صرف خطبات جمعہ کی بات کی ہے۔ اس کے علاوہ چلڈرن کلاس ہے، بستان وقف نو ہے۔ سوال وجواب کی محفل ہے۔ اور دیگر کئی پروگرام ہیں جن میں حضور انور بنفس نفیس شامل ہوتے ہیں۔ اور صحبت صالحین میسر آتی ہے۔

دیگر لغویات

اب ایسی لغویات کا ذکر کیا جائے گا۔ جو بڑی تیزی سے ہمارے معاشرے میں راہ پا رہی ہیں۔ اس میں ہمارے الیکٹرونک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ ہمارے سرکاری اہلکار اور سیاست دان بھی ان باتوں میں الجھ کر رہ گئے ہیں۔ اور اسے روشن خیالی سے تعبیر کیا جانے لگا ہے۔ حالانکہ اسلامی نقطہ نظر سے ایسی تمام تفریحات جو حد سے بڑھ جائیں، انسان کی عبادت میں حائل ہونے لگیں، انسانی اخلاقیات پر حملہ آور ہوں، انسان کی صحت کی بربادی کا موجب بننے لگیں، تہذیبوں میں ٹکراؤ کا موجب ہوں، معاشرہ اپنی پہچان بھولنے لگے تو وہ لغویات میں شمار ہونے لگتی ہیں۔ ہمارے مذہبی راہنماؤں کا ہاتھ بھی اس سے صاف نہیں ہے۔ سرکاری افسران اور سیاست دانوں کے مقابل پر انہوں نے بے ہودہ عوامل سے عوام اور قوم کو روکنے کے لئے وہ طریق اپنایا جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ اسلام تو ہمیں یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ برائی کو معاشرہ سے دور کرنے کے لئے، اس کی جڑ کاٹنے کے لئے حکمت عملی سے کام لیں۔ پیار اور محبت سے نوجوان طبقہ کو اس کے نقصانات بتلا کر حکمت عملی سے منع کیا جائے۔ نہ کہ بزور بازو۔ طعن و تشنیع اور سخت لہجہ اپنا کر۔ اس وجہ سے نوجوان طبقہ ہمارے مذہبی لیڈروں سے دور ہوتا چلا گیا حتیٰ کہ مساجد میں بھی نوجوان طبقہ کی حاضری کم نظر آنے لگی۔ معاشرے میں بڑی تیزی سے پھیلنے والی چند ایک لغویات یہ ہیں۔

O پتنگ بازی اور بسنت کا تہوار:

وقت اور رقم کا ضیاع کرنے کا یہ ایک بہت بڑا فیسٹیول (Festival) ہے۔ چند سال پیچھے چلے جائیں تو پتنگ بازی ہمیں اپنے معاشرے میں نظر تو آتی تھی مگر ایک تہوار، ایک رواج، ایک festival اور رسم کے طور پر چند سالوں سے متعارف ہوئی ہے۔ آج اسے تہوار کہا جا رہا ہے۔ تہذیب کا نام دیا جا رہا ہے۔ مگر آنے والے کل میں یہ ایک قومی طوق

کے طور پر اُبھرے گا۔ جسے اپنے سے الگ کرنا بہت مشکل ہو گا۔ ملک، ملت اور قوم کا اربوں کھربوں روپیہ آناً فاناً ہوا میں اڑا دیا جاتا ہے۔ لاہور سے شروع ہونے والا یہ جشن بہار اس اپنے مختصر سے عرصہ میں سفر کرتا ہوا راولپنڈی، اسلام آباد، فیصل آباد، ملتان، کراچی اور دیگر شہروں تک پھیل گیا ہے اور ایک ایک ہفتہ کے وقفہ کے بعد اب کم وبیش ہر شہر میں اس کے منانے کا اہتمام ہوتا ہے اور اس جشن کو منانے والے تمام شہروں کا دورہ کرتے ہیں اور اصل کام کاج چھوڑ کر اس لغو کام کو اپنا بیٹھتے ہیں۔ چونکہ اس کا آغاز جمعہ سے ہوتا ہے اور ہفتہ اتوار تک جاری رہتا ہے۔ اس متعلقہ شہر کی مساجد میں اُس دن نماز جمعہ پر حاضری کم رہنے لگی ہے۔ ایک مخصوص رنگ کے کپڑے پہن کر، چھتوں پر چڑھ کر ڈسکو ڈانس کے ساتھ لڑکے اور لڑکیاں اکٹھے پتنگ بازی کرتے، ہوٹنگ کرتے، شور شرابا اور کلاشنکوفوں کے ذریعہ ہوائی فائرنگ کے ساتھ ساتھ دھات کی تاروں سے جب گڈیاں اڑائی جاتی ہیں۔ تو بجلی کی آنکھ مچولی سے لاکھوں اربوں کا قومی نقصان ہوتا، دسیوں قیمتی جانوں سے ہر سال ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اس قدر مخرب الاخلاق ہونے اور اتنے زیادہ نقصانات کے کیا ابھی بھی یہ لغویات میں شامل نہیں ہوتی۔ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ

"ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے اس کے لئے سینما یا کوئی تماشہ وغیرہ (بسنت تماشہ میں شامل ہے۔ ناقل) دیکھنا یا کسی کو دکھانا جائز نہیں۔"

(مطالبات تحریک جدید صفحہ 37)

O ویلینٹائن ڈے (Valentine's day)

مغرب سے ادھار لئے جانے والے تہواروں میں سے ایک تہوار "ویلینٹائن ڈے" ہے جسے ہمارے میڈیا نے بڑی تیزی سے ہمارے بڑے شہروں میں متعارف کروایا ہے۔ اس روز یعنی 14 رفروری کو محبوب کے نام محبت بھرا جذباتی پیغام تحریری طور پر سرخ رنگ کے

گلاب کے پھول کے ساتھ بھجوایا جاتا ہے۔ یا بالمشافحہ دیا جاتا ہے۔ جو اسراف ہے اور لغویات سے ہے جس سے پرہیز چاہیے۔

O اپریل فول:

یکم اپریل کو عیسائی دنیا میں یہ رسم نہایت شان وشوکت سے منائی جاتی ہے۔ جس میں دھوکہ، فریب، جھوٹ، مذاق اور ناواجب ہنسی کے ذریعہ سے (جو عام حالات میں بھی عیسائیوں میں معیوب سمجھے جاتے ہیں) بناوٹی خبروں کی تشہیر کی جاتی ہے۔ اور اس طرح کے بھونڈے مذاق پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا جاتا ہے۔ اور اسے تفریح طبع کا نام دیا جاتا ہے۔

ہمارے معاشرے میں یہ لغو حرکت راہ پا گئی ہے اس قبیح فعل میں جھوٹ، دھوکہ، فریب شامل ہوتا ہے۔ جو اخلاق سیئہ سے ہیں اور جن سے بچنے کی تلقین ہمیں اسلام میں ملتی ہے۔ اس لئے اس سے پرہیز چاہیے۔

O نئے سال کی آمد پر جشن:

قرآن تو ہمیں ہر دور اور زمانہ میں داخل ہونے کے لئے یہ دعا سکھلاتا ہے۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا o (بنی اسرائیل:81)

اس واضح اصول کے خلاف ہمارے اسلامی معاشرہ میں بھی رفتہ رفتہ نئے سال کے آغاز پر ناچ گانوں، آتش بازی اور ہوائی فائرنگ کے ساتھ جشن منانے کا رواج بڑھ رہا ہے۔

اگر نئے سال کے آغاز پر دو نفل پڑھ کر دعاؤں کے ساتھ گزشتہ گناہوں کی معافی اور نئے عزم کے ساتھ داخلہ لیا جائے تو لازماً اللہ تعالیٰ ہمارے لئے اس سال کو مبارک کر دے گا۔ ہمارے معاشرہ میں غیر اسلامی حرکات جو ہر سال پہلے سے بڑھ کر نمودار ہوتی ہیں اس کی

ایک وجہ بھی یہی ہے کہ اس سال کا آغاز ہم نے دعاؤں سے نہیں کیا ہوتا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا ایک واقعہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔

خلافت سے قبل آپ ایک دفعہ لندن کے اسٹیشن پر نئے سال کے آغاز پر موجود تھے۔ آپؒ نے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ہی دو نفل پڑھ کر دعاؤں کے ساتھ گریہ وزاری وتضرع سے نئے سال کا آغاز کیا جبکہ اردگرد شور شرابہ اور جشن کا سماں تھا۔ وہ خوشیوں میں محو تھے اور حضورؒ اللہ کے حضور رو رہے تھے۔ جسے دیکھ کر لوگ اپنا جشن چھوڑ کر حضورؒ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ اور آپس میں باتیں کرنے لگے کہ یہ عجیب آدمی ہے خوشی کا وقت ہے اور یہ رو رہا ہے۔ حضورؒ کے سلام پھیرنے پر جب انہوں نے دریافت کیا تو حضورؒ نے انہیں اسلامی طریق سے آگاہ کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"عمومی دستور کے مطابق نئے سال پر مبارکباد بھی دی جاتی ہے اور جہاں تک کسی کے بس میں ہو تحائف بھی پیش کئے جاتے ہیں۔ اس لئے اس موقعہ پر میں اس رسم کو دینی رنگ دیتے ہوئے سب سے پہلے احباب جماعت کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کا محبت بھرا تحفہ پیش کرتا ہوں۔ اس دعا کے ساتھ کہ یہ سال اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے جماعت احمدیہ ہی کے لئے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے بھی پہلے سال سے زیادہ بہتر بنائے اور مصائب، مشکلات اور تکالیف کے جو زمانے ہم نے گزشتہ سال دیکھے ان کو اپنے فضل سے اس نئے سال میں ٹال دے اور جن مصیبتوں نے گزشتہ سال میں جنم لیا تھا انہیں آگے بڑھنے سے پہلے رد فرمادے۔ اور وہ بے پھل ہو کر رہ جائیں اور جن نیکیوں نے گزشتہ سال میں جنم لیا تھا انہیں بھرپور پھل عطا فرمائے اور بکثرت مثمر بثمرات حسنہ فرمائے۔ آمین۔"

(خطبہ جمعہ 03رجنوری 1986ء از الفضل یکم جنوری 1999ء)

O عید کارڈ بھجوانا:

عیدین کے موقع پر عزیز و اقارب کو عید کارڈ بھجوانے کی بری اور فضول رسم رائج ہے۔ جو سراسر اسراف کے زمرے میں آتی ہے۔ بہت سا قیمتی روپیہ ضائع چلا جاتا ہے۔ عید الفطر کے موقع پر رنگ برنگ کارڈز کی فروخت ایک کاروبار کے طور پر سامنے آئی ہے۔ حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"یہ اسراف ہے اور بے ضرورت روپیہ ضائع کیا جاتا ہے۔ وہی روپیہ جو لغو طریق پر ضائع کیا جاتا ہے بہتر ہو کہ لوگ اس کو دین کی تبلیغ میں خرچ کریں۔" (الفضل 15 ستمبر 1917ء)

O Father Day / Mother Day کارڈز:

کارڈز کی بات چل نکلی ہے تو یہ بتاتا چلوں کہ اب مختلف قسم کے کارڈز کی مارکیٹ میں بھرمار ہے اور بہت بڑے بڑے اسٹور صرف کارڈز کی خرید و فروخت کے لئے مخصوص ہیں۔ جن میں Cresmas Card, Love Card, Birthday Card, Father day Card, Motherday Card, New year Card, Missing you Card, Date Card, etc. شامل ہیں۔ اگر بچے بازار سے خرید کر نہ لائیں تو ہاتھ سے تیار کر کے اپنے والدین کو دیتے ہیں۔ اور سکولز میں ان دنوں کی یاددہانی کرائی جانے لگی ہے۔

یہ بھی تو یورپ سے آئی ہوئی ایک رسم ہے۔ جو ماں باپ سے محبت ظاہر کرنے کے لئے مدر ڈے، فادر ڈے منانے کا اہتمام کرتی ہے۔ اور اپنے ماں باپ سے عقیدت اور محبت کے جذبات کا اظہار کرنے کے لئے تحائف پھول اور کارڈز پیش کرتے ہیں۔ جبکہ اسلام تو یونیورسل مذہب ہے اور اس کی تعلیمات ایسی ہیں جو عقل کو appeal کرتی ہیں۔ اسلام نے والدین کی خدمت کرنے کی تلقین کسی مخصوص وقت کے لئے نہیں کی بلکہ فرمایا کہ جب بھی

موقع ملے آپ والدین کی خدمت کریں۔ عقیدت، پیار و محبت کے پھول ان پر نچھاور کریں۔

O سالگرہ منانا:

بعض امور، غلط استعمال یا کثرت سے ان میں involve ہونے کی وجہ سے لغویات میں شمار ہونے لگتے ہیں۔ ان میں ایک سالگرہ ہے۔ اب بعض گھروں میں بچوں کی کیا، بڑے بھی اپنی سالگرہ بڑے اہتمام سے مناتے ہیں۔ اور ہزاروں روپیہ برباد کر دیتے ہیں۔ روپے کا ضیاع اور تفاخر لغویات سے ہے جسے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ناپسند فرمایا کرتے تھے۔ آپ نے ایک موقعہ پر فرمایا۔

"مجھے بتائیں کہ آپ کسی ایسے نبی کو جانتے ہیں جس نے اپنی سالگرہ منائی ہو۔ کیا خدا کے کسی نبی، اس کے نائبین یا مقربین نے کبھی اپنی سالگرہ منائی، ان میں سے یقیناً کسی نے بھی نہیں۔ کیا ان کی پیدائش ہماری پیدائش سے زیادہ اہم ہے یا ہماری پیدائش ان کی پیدائش سے۔ مجھے بتائیں کیا آپ کی پیدائش خدا کے نبیوں کی پیدائش سے زیادہ اہم ہے۔ ہرگز نہیں۔ اگر ان انبیاء نے اپنی سالگرہ نہیں منائی تو آپ اپنی غیر اہم سالگرہ کیوں منائیں۔"

(پمفلٹ سالگرہ کی تقریبات شائع کردہ نظارت اصلاح وارشاد)

O تمباکو و سگریٹ نوشی:

اسراف اور فضول خرچی کے زمرے میں آنے والی ایک چیز سگریٹ ہے۔ جو معاشرے میں بہت تیزی سے راہ پا گئی ہے۔ پیسے کے ساتھ قیمتی صحت کا بھی ضیاع ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"یہ لغو اور اسراف کا فعل ہے اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوتا تو

آپ اپنے صحابہؓ کے لئے کبھی پسند نہ فرماتے۔" (الحکم 24/مارچ 1903ء)

پھر فرماتے ہیں۔

"اصل میں تمبا کو ایک دھواں ہوتا ہے جو اندرونی اعضاء کے واسطے مضر ہے۔ اسلام لغو کاموں سے منع کرتا ہے اور اس میں نقصان ہی ہوتا ہے۔ لہٰذا اس سے پرہیز ہی اچھا ہے۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 110)

شروع شروع میں دوستوں کے ساتھ مذاق مذاق میں اس کا آغاز ہوتا ہے۔ پھر نشہ شامل ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ بدی کو تھوڑا راستہ دیں تو باقی راستہ وہ خود بنا لیتی ہے۔ اس لئے معمولی سی غفلت صدیوں کی سزا کا موجب بن جاتی ہے۔

یہ دور بھی دیکھا ہے تاریخ کا عالم نے
لمحوں میں خطاء کی تھی صدیوں کی سزا پائی

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ اس کے مضرات سے ان الفاظ میں متنبہ فرماتے ہیں۔

"ایسے دوست جن کو سگریٹ پینے کی عادت ہوتی ہے ان کے ساتھ تعلق کی وجہ سے سگریٹ کی عادت پڑ جاتی ہے۔ پھر بڑھتے بڑھتے دوسری نشہ آور اشیاء بھی استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ تو ایسے لوگ جو اس طرح بگاڑنے کی کوشش کریں غلط قسم کے بیہودہ اور لغو لوگوں کے زمرے میں آتے ہیں ان سے تعلقات ختم کرنے چاہئیں"

(الفضل 12/اکتوبر 2004ء)

O لغو ذرائع سے دولت کمانا منع ہے اور لغویات میں سے ہے:

سیدنا حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ نے اپنی تصنیف "اسلام کا اقتصادی نظام" میں بہت واضح طور پر ایسے لغو ذرائع کا ذکر فرما کر اس سے کمائی جانے والی دولت کو حرام قرار دیا

ہے۔ جن میں سینما، شراب، مَردوں کے لئے زیور وزیبائش تیار کرنے والا کاروبار، گھروں کے لئے زینت وتفاخراور نمائش کے لئے Antique اشیاء کی مہنگے داموں خریداری یا فروخت شامل ہے جواسراف کے زمرہ میں آتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے اس بیان فرمودہ اصول کو لیں تو ہرایسی چیز جولغو ہے اس کی فروخت بھی لغو ہے جیسے عید کارڈ، سالگرہ کارڈ وغیرہ

(خلاصہ اسلام کا اقتصادی نظام از انوار العلوم جلد 18 صفحہ 41 تا 45)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک تازہ خط بنام مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد ہدایت فرمائی ہے کہ

"الیس اللہ کی انگوٹھیاں تیار کرنے والے تمام دوکانداروں کو ہدایت کریں کہ چونکہ مردوں کے لئے سونا پہننا جائز نہیں اس لئے مردانہ انگوٹھیاں بنواتے وقت ان پر سونا یا سونے کا پانی نہ چڑھایا کریں۔۔۔۔۔ان میں سونے کی آمیزش ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔"

وقت کے ضیاع کے حوالہ سے چند مزید لغویات

وقت کا ضیاع اپنی ذات میں لغو حرکت ہے۔اور ہر وہ چیز جو انسان کے قیمتی وقت پر تبر رکھے وہ فضولیات میں شمار ہوں گی۔ان میں چند ایک کا ذکر تو میں کر چکا ہوں کچھ کا ذکر ذیل میں کیا جارہا ہے۔اس درخوست کے ساتھ کہ ہم اس مہدی دوراں کو ماننے والے ہیں جس کے بارے میں الہاماً کہا گیا ہے کہ انت الشیخ المسیح الذی لا یضاع وقتہ' کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔اس لئے ایسی تمام باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے جو وقت کا ضیاع کا موجب ہوں۔مثلاً

O تاش وشطرنج کھیلنا:

اگر تفریح طبع کے لئے یہ کھیل کھیلی جائے تو کسی حد تک جائز ہے لیکن اگر گھنٹوں کھیلتے ہی چلے جائیں اور وقت بھی ضائع ہو اور عبادات کے ساتھ ساتھ دیگر ضروری کاموں میں بھی حرج واقع ہو تو لغویات میں شامل ہے۔یہی کیفیت شطرنج کی ہے۔ ہر وہ چیز جو شیطان کی طرف لے جانے والی ہو۔لغو ہے۔

O کھیل کود:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"اس میں کھیل کود بھی ہیں، جیسا کہ پہلے میں بتا آیا ہوں ایسے کھیل بھی ہیں جو عبادتوں سے روکنے والے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 09 ستمبر 2005ء از خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 551)

O ناول اور گندا لچر قسم کا لٹریچر ورسالے پڑھنا:

جہاں الیکٹرونک میڈیا اخلاقیات کی تباہی کا باعث بنا ہے۔ وہاں print

media نے بھی کچھ کم تباہی کے سامان پیدا نہیں کئے۔ ننگی تصاویر کے رسائل اور گندے، غلیظ قسم کے مضامین پر مشتمل کتابچے پڑھنا۔ اپنے پاس رکھنا لغویات میں سے ہے۔

O تجسّس لغو اور بے ہودہ حرکت ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

"اپنے ساتھیوں، اپنے بھائیوں، اپنے ہمسائیوں یا اپنے ماحول کے لوگوں کے لئے ان کی غلطیاں تلاش کرنے کے لئے ہر وقت ٹوہ میں نہ لگے رہو، تجسّس میں نہ لگے رہو کہ کسی طرح مَیں کسی کی غلطی پکڑوں اور پھر اس کو لے کر آگے چلوں۔ یہ بڑی لغو اور بیہودہ حرکت ہے۔"

(خطبہ جمعہ 19 نومبر 2004ء از خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 832)

O فیشن کی اندھا دھند تقلید:

اخلاقی و معاشرتی برائیاں جو معاشرہ میں فروغ پا رہی ہیں۔ اس میں جو عوامل بنیادی کردار ادا کر رہے ہیں ان میں ایک فیشن کی تقلید ہے اور یہ مغربیت اور اس کا فیشن ہمارے معاشرے میں داخل ہونے کے بعد اتنی تیزی سے سفر کرتا ہوا اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ حاکم ہے اور ہم میں سے اکثریت اس کی غلام ہے اور ہم اپنی شناخت کھو بیٹھے ہیں۔ اس فیشن کے رواج نے اخلاقیات تو تباہ کی ہی ہیں۔ دولت اور وقت بھی ضائع ہو رہا ہے۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک مکتوب مورخہ 02 نومبر 2003ء میں لجنہ کو فیشن کی اس غلامی سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ اور شوریٰ 2004ء میں یہ مکتوب بطور تجویز زیر بحث آ چکا ہے۔ اس سے پرہیز چاہیے۔

O عورتوں کا جینز وغیرہ پہننا:

یہ لباس بھی عورت کے لئے مناسب نہیں ہے۔ لباس خوبصورت وہ ہے جو آنکھوں کو بھائے۔ جینز کے ساتھ بازاروں وغیرہ کا visit ایک ایسے در کو کھولتا ہے۔ جو بالآخر لغویات

کی طرف لے جاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ سے جب اس بارہ میں ایک دفعہ پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ لمبی شرٹس کے ساتھ یہ پہننے میں حرج نہیں اگر اس کے اوپر برقع ہو۔ اجازت اس لئے نہیں دی جاتی کہ بالآخر شرٹس چھوٹی ہوتے ہوتے اوپر تک آ جاتی ہیں۔ حضور انور نے چاک والے برقع پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا ہے۔

O نیکر پہن کر گاڑیوں میں ڈسکو گانے لگا کر گھومنا:

بڑے شہروں میں ہمارے نوجوان half sleave شرٹس کے ساتھ نکر پہنے اپنی گاڑیوں میں رات کو outing کے لئے مارکیٹوں میں نکلتے ہیں۔ یہ لغویات میں اس لئے شامل ہو جاتا ہے۔ کہ انسان کا لباس اور اپنے ننگ کو چھپانا انسان کے اخلاقیات پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بعض نوجوانوں میں کان چھدوا کر بالیاں پہننے کا رواج پایا جاتا ہے جو لغو ہے۔

بعض امور جو بالآخر لغویات کے دروازہ کو کھٹکھٹاتے ہیں

مردوں اور عورتوں کے اختلاط کا مضمون شروع ہوا ہے تو یہاں بعض ایسی باتوں کا ذکر ضروری معلوم ہوتا ہے جو لغویات کی طرف لے جاتی ہیں۔

۱۔ کزنز کے ساتھ ہاتھ ملانا۔

۲۔ بڑے شہروں میں جو مختلف موضوعات پر شعور دلانے کے لئے walks ہوتی ہیں۔ ان میں بچیوں کی شمولیت۔

۳۔ ایسے شعبے adopt کرنا جو عرف عام میں اچھے نہ سمجھے جاتے ہوں۔ ایک مومنہ کو زیب نہ دیتے ہیں۔ جیسے ائر ہوسٹس، کمرشل سروس کرنا وغیرہ

۴۔ بڑے شہروں میں عورتوں سے متعلقہ اشیاء کی دکانوں پر sale women کا

بالعموم انتظام ہوتا ہے۔ ہماری خواتین کو ایسی دکانوں کا رخ کرنا چاہیے۔

O جم اور کلب جانا:

جم اور کلبز اگر مردوں اور عورتوں کے الگ الگ ہیں تو ان کا ممبر بننے میں کوئی حرج نہیں لیکن اگر mixed جم اور کلبز ہیں تو ان کو join کرنا، اس کا ممبر بننا یا وہاں کا visit کرنا درست نہیں۔

mixed functions اور mixed parties جہاں مردوں اور عورتوں کا آزادانہ ملاپ ہو اس کو حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ پسند نہیں فرمایا کرتے تھے۔ کیونکہ یہی کلب اور جم بنیاد بنتے ہیں مردوں اور عورتوں میں اختلاط کا اور ایک غیر محرم لڑکی کی بانہوں میں بانہیں ڈال کر جب نوجوان جھومتا ہے۔ ڈانس کرتا ہے تو یہ اخلاقیات پر تبر ہے۔ اسی طرح co-education کی بھی جماعت حوصلہ افزائی نہیں کرتی۔ اس کے لئے بچیوں پر لازم ہے کہ وہ مرکز سے پہلے اجازت حاصل کریں۔

O جوئے کے لئے نصب مشینوں کا استعمال:

بڑے شہروں میں پارکوں اور مختلف جگہوں پر نصب نمبروں والی مشینوں کے ذریعہ جوأ کھیلنے کا رواج بھی بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے جو لغو ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"آج کل دکانوں پر مشینیں پڑی ہوتی ہیں چھوٹے بچوں کو جوئے کی عادت ڈالنے کے لئے، رقم ڈالنے کے بعد بعض نمبروں کی گیمیں ہوتی ہیں کہ یہ ملاؤ، اتنے پیسے ڈالو تو اتنے پیسے نکل آئیں گے تو اس طرح جیتنے سے اتنی بڑی رقم حاصل ہو جائے گی، یہ سب لغو چیزیں ہیں۔ اسی طرح بیٹھ کر مجلسیں جمانا، گپیں ہانکنا، پھر دوسروں پر بیٹھ کے اعتراض وغیرہ کرنا یہ سب ایسی باتیں ہیں جو لغویات میں شامل ہیں۔" (الفضل 12 اکتوبر 2004ء)

O انعامات کے نام پر ٹکٹیں خریدنا:

آج کل مختلف تجارتی کمپنیاں انعامات کے نام پر ٹکٹیں فروخت کرتی ہیں۔ یہ لغویات میں شامل ہیں۔اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔یہ جوئے کے زمرہ میں آتی ہیں۔

O لغو مجالس اور اس سے متعلقہ لغویات:

ایسی مجلسیں جو بے ہودہ ہوں یا پاکیزہ مجلسوں میں بے ضرورت بولنا، باتیں کرنا لغویات میں شامل ہیں۔خطبہ جمعہ کے دوران بات کرنا نہ صرف منع ہے۔بلکہ کسی کو "خاموش رہو" کے الفاظ میں چپ کروانا لغو فعل ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے قریبی ساتھی سے کہو کہ خاموش رہو تو تمہارا یہ کہنا لغو فعل ہے۔" (صحیح بخاری کتاب الجمعۃ)

موبائل فونز بند رکھنے چاہئیں۔خطبہ کے دوران ڈیوٹی پر متعین خدام بعض اوقات باتیں کرتے رہتے ہیں ان کو خاموش رہ کر درود شریف پڑھنا چاہیے، نماز کے وقت پر کوئی اجلاس نہ ہوں۔نماز امام ہے باقی تمام کام ماموم ہیں۔ بیت الذکر میں باتیں کرنا۔ایسی مجالس جہاں آیات اللہ کا تمسخر اڑایا جا رہا ہو یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی تضحیک ہو رہی ہو۔وہاں سے اٹھ کر آ جانا چاہیے۔ایک دفعہ حضرت مولانا نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل ایک محفل میں موجود تھے جس میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین میں بعض کلمات کہے گئے۔اس بات کا جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم ہوا تو آپؑ نے فرمایا کہ

" آپ کی غیرت نے کیسے برداشت کر لیا کہ آقا و مولیٰ کو بُرا بھلا کہا جا رہا ہو اور آپ وہاں بیٹھے رہیں۔" (حیات نور صفحہ 309-308)

O ٹونے ٹوٹکے، تعویذ گنڈے اور جنتر منتر سب لغو ہیں:

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"اسی طرح عورتیں ٹونے ٹوٹکے کرتی ہیں۔ اگر کوئی بیمار ہوتا ہے تو کچا دھاگا باندھتی ہیں کہ صحت ہو جائے حالانکہ جس کو ایک چھوٹا بچہ بھی توڑ کر پھینک سکتا ہے وہ کیا کر سکتا ہے۔ اسی طرح عورتوں میں اور کئی قسم کی بدعتیں اور بُرے خیالات پائے جاتے ہیں جن کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا اور جن سے سوائے اس کے کہ ان کی جہالت اور نادانی ثابت ہو اور کچھ نہیں ہوتا۔ پس خوب اچھی طرح یاد رکھو کہ ٹونے ٹوٹکے، تعویذ گنڈے، منتر جنتر سب فریب اور دھوکے ہیں جو پیسے کمانے کے لئے کسی نے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ سب لغو اور جھوٹی باتیں ہیں ان کو ترک کرو۔ ایسا کرنے والوں سے خدا تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتیں کہ مسلمان دن بدن تباہ و برباد ہوتے جا رہے ہیں۔ تم عام طور پر اپنے گھروں میں اپنے رشتہ داروں میں دیکھو اور مسلمانوں کی حالت پر غور کرو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ مسلمان ہندوؤں کے مقروض ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ یہی کہ خدا تعالیٰ کی لعنت ان پر پڑی ہوئی ہے چونکہ انہوں نے خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیا ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے بھی ان کو چھوڑ دیا ہے۔ تم ان بیہودہ رسموں اور لغو چیزوں کو قطعاً چھوڑ دو اور اپنے گھروں سے نکال دو۔ مسلمان اور مؤمن کے لئے صرف یہی جائز ہے کہ ایک خدا کی پرستش کرے اور اسی کے آگے سجدہ کرے۔ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے بھی سجدہ کرنے کی خدا تعالیٰ نے اجازت نہیں دی تو اور کون ہے جس کو سجدہ کیا جا سکے۔ پھر اس زمانہ کے مصلح حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہوئے ہیں ان کے آگے بھی سجدہ کرنے کی اجازت نہیں۔ نہ ان کی قبر پر منتیں ماننے اور نذریں چڑھانے کی اجازت ہے۔ پس تم اس قسم کی باتوں کو اپنے گھروں سے نکال دو۔"

(فرائض مستورات از انوار العلوم جلد 5 صفحہ 156)

پھر آپ نے ایک اور موقعہ پر فرمایا۔

"دراصل تعویذ ایک قسم کا خیالی مسمریزم ہے اور اگر دُعا لکھوا کر یہ سمجھ لینا کہ اب ہم فارغ ہوگئے دُعا کرنے کی ضرورت نہیں رہی ایک بیہودہ بات ہے۔"

اور یہاں حضرت خلیفة المسیح الثانی نے ہر دکھ درد تکلیف سے نجات کے لئے سورۃ الفلق پڑھنے کو تعویذ قرار دیا ہے۔

(بعض اہم اور ضروری امور از انوار العلوم جلد 12 صفحہ 607-606)

O شادی بیاہ کے مواقع پر لغویات سے پرہیز:

شادی بیاہ بالخصوص نکاح کے موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو تقویٰ اختیار کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ جس کے معنی خوف اور ڈر کے ہے۔ خوشی کے موقع پر اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس سے ڈرانے کا مفہوم بظاہر سمجھ سے بالا ہے۔ مگر اپنے اندر ایک حکمت لئے ہوئے ہے۔ چونکہ شادی بیاہ کے موقع پر خوشی میں انسان بالعموم اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ حدود کو توڑ ڈالتا ہے۔ جو لغویات کے زمرہ میں شامل ہو جاتی ہیں اس لئے خوف خدا اختیار کرنے کی تلقین بار بار کی جاتی ہے۔ چند ایک امور کا ذکر بطور یاد دہانی کیا جاتا ہے۔

۱۔ رشتہ کی تلاش میں خاندانی تفاخر اور ذات پات کو ترجیح دینا اچھی بات نہیں۔ لغو میں شمار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا اِنَّ اَکۡرَمَکُمۡ عِنۡدَ اللّٰہِ اَتۡقٰکُمۡ کہ اللہ کے نزدیک وہی زیادہ معزز ہے جو تم میں سے سب سے زیادہ متقی ہے۔

۲۔ نکاح سے قبل منگیتر کو لے کر بازاروں میں گھومنا، Shopping وغیرہ کروانا۔

۳۔ مہندی عورتوں کا فنکشن ہے۔ مردوں کا پیلے رنگ کے کپڑے پہن کر بھنگڑا ڈالنا۔

۴۔ شادی بیاہ کے موقع پر ناچ گانا بجانا۔

۵۔ شادی بیاہ اور دیگر فنکشنز پر بڑے شہروں میں غیر محرم مردوں کا عورتوں کے گال سے

گال ملا کر استقبال کرنا۔

۶۔ شادی بیاہ کے موقع پر عورتوں کی طرف ویڈیو گرافی بچیوں کو عورتوں کی طرف ویڈیو گرافی کے لئے تیار کیا جاسکتا ہے۔

۷۔ شادی بیاہ پر پردہ کا اہتمام نہیں کیا جاتا۔ ایسی خواتین جو عام دنوں میں پردہ کی پابند ہیں وہ بھی بغیر برقعہ کے نظر آتی ہیں۔ دولہے اور بارات کا عورتیں اور بچیاں بغیر برقعہ کے سڑکوں پر آ کر استقبال کرتی ہیں یا سج دھج کر سمجھتی ہیں کہ اب برقعہ پہننے سے خوبصورتی میں فرق آئے گا۔ اپنی گاڑی میں بغیر برقعہ کے بیٹھ جانا یہ خیال کرتے ہوئے کہ اپنی ہی گاڑی ہے یا بغیر پردہ کے گاڑی تک جانے کے لئے سڑک عبور کرنا۔ یہ امور بالآخر لغویات کی طرف لے جاتے ہیں۔

۸۔ عورتوں کی طرف مرد بہروں کا کھانا کھلانا۔

۹۔ شادی بیاہ پر غیر اسلامی رسومات کو اپنانا لغویات کا حصہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ شادی بیاہ پر لغویات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یاد رکھیں کہ احمدی نے ان لغویات سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا ہے اور بچنا ہے۔ بعض ایسے بیہودہ گانے گائے جاتے ہیں جیسا کہ میں نے کہا یہ ہندو اپنے شادی بیاہوں پر تو اس لئے گاتے ہیں کہ وہ دیوی دیوتاؤں کو پوجتے ہیں۔ مختلف مقاصد کے لئے، مختلف قسم کی مورتیاں انہوں نے بنائی ہوتی ہیں جن کے انہوں نے نام رکھے ہوئے ہیں ان سے مدد طلب کر رہے ہوتے ہیں اور ہمارے لوگ بغیر سوچے سمجھے یہ گانے گا رہے ہوتے ہیں یا سن رہے ہوتے ہیں۔ اس خوشی کے موقعہ پر بجائے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو طلب کرنے کے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے، آئندہ نسلیں اسلام کی خادم پیدا ہوں، اللہ تعالیٰ کی سچی عباد بننے والی نسلیں ہوں، غیر محسوس طور پر گانے گا کر شرک کے مرتکب ہو رہے ہوتے

ہیں۔ پس جو شکایات آتی ہیں ایسے گھروں کی ان کو میں تنبیہ کرتا ہوں کہ ان لغویات اور فضولیات سے بچیں۔ پھر ڈانس ہے، ناچ ہے، لڑکی کی جو رونقیں لگتی ہیں اس میں یا شادی کے بعد جب لڑکی بیاہ کر لڑکے کے گھر جاتی ہے وہاں بعض دفعہ اس قسم کے بیہودہ قسم کے میوزک یا گانوں کے اوپر ناچ ہو رہے ہوتے ہیں اور شامل ہونے والے عزیز رشتہ دار اس میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس کی کسی صورت میں بھی اجازت نہیں دی جاسکتی۔"

نیز فرمایا۔

"بعض لوگ اکثر مہمانوں کو رخصت کرنے کے بعد اپنے خاص مہمانوں کے ساتھ علیحدہ پروگرام بناتے ہیں اور پھر اسی طرح کی لغویات اور ہلڑ بازی چلتی رہتی ہے گھر میں علیحدہ ناچ ڈانس ہوتے ہیں چاہے لڑکیاں لڑکیاں ہی ڈانس کر رہی ہوں یا لڑکے لڑکے بھی کر رہے ہوں لیکن جن گانوں اور میوزک پہ ہو رہے ہوتے ہیں وہ ایسی لغو ہوتی ہیں کہ وہ برداشت نہیں کی جاسکتیں۔ اس لئے آج میں خاص طور پر پاکستان اور ہندوستان اور اس معاشرے کے لوگوں کو جہاں ہندووانہ رسم ورواج تیزی سے راہ پا رہے ہیں، داخل ہو رہے ہیں، ان کے احمدیوں کو کہتا ہوں کہ اس سلسلہ میں اپنی اصلاح کر لیں اور جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کا نظام جو ہے یہ بھی ان بیاہ شادیوں پہ نظر رکھے اور جہاں کہیں بھی اس قسم کی بیہودہ فلموں کے ناچ گانے یا ایسے گانے جو سراسر شرک پھیلانے والے ہوں دیکھیں تو ان کی رپورٹ ہونی چاہئے۔ اس بارے میں قطعاً کوئی ڈرنے کی ضرورت نہیں کہ کوئی کس خاندان کا ہے اور کیا ہے؟ ------- پھر اسلام کسی بھی طرف جھکاؤ سے منع کرتا ہے۔ اپنا اسوۂ حسنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے سامنے رکھ دیا۔ نہ افراط کرو نہ تفریط کرو۔ آخر میں جو فرمایا کہ جو میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اس میں ان لوگوں کے لئے بھی وارننگ ہے جو یہ کہتے ہیں کہ شادی صرف خوشی کا نام ہے اور اس میں ہر طرح جو مرضی کر لو کوئی حرج نہیں۔ تو آپ نے یہ کہہ کر کہ جو میری سنت سے منہ موڑتا ہے وہ مجھ سے نہیں ہے۔ یعنی

افراط کرنے والوں کو بھی بتا دیا کہ لغویات سے بچنا نیکیوں کو قائم کرنا بلکہ تقویٰ کے اعلیٰ ترین معیار حاصل کرنا میری سنت ہے۔ اس لئے تم بھی نیکیوں پر چلنے کی اور لغویات سے بچنے کی، لہو ولعب سے بچنے کی میری سنت پر عمل کرو۔ بعض لوگ بعض شادی والے گھر جہاں شادیاں ہو رہی ہوں دوسروں کی باتوں میں آ کر یا ضد کی وجہ سے یا دکھاوے کی وجہ سے کہ فلاں نے بھی اس طرح گانے گائے تھے، فلاں نے بھی یہی کیا تھا، تو ہم بھی کریں گے اپنی نیکیوں کو برباد کر رہے ہوتے ہیں۔ اس سے بھی ہر احمدی کو بچنا چاہئے۔ فلاں نے اگر کیا تھا تو اس نے اپنا حساب دینا ہے اور تم نے اپنا حساب دینا ہے۔ اگر دوسرے نے یہ حرکت کی تھی اور پتہ نہیں لگا اور نظام کی پکڑ سے بھی بچ گیا تو ضروری نہیں کہ تم بھی بچ جاؤ۔ اب پھر کہہ رہا ہوں کہ دوسروں کی مثالیں دے کر بچنے کی کوشش نہ کریں، خود بچیں اور اب اگر دوسرے احمدی کو یہ کرتا دیکھیں تو اس کی بھی اطلاع دیں کہ اس نے یہ کیا تھا۔ اطلاع تو دی جاسکتی ہے لیکن یہ بہانہ نہیں کیا جاسکتا کہ فلاں نے کیا تھا اس لئے ہم نے بھی کرنا ہے تاکہ اصلاح کی کوشش ہو سکے، معاشرے کی اصلاح کی جاسکے۔ ناچ ڈانس اور بیہودہ قسم کے گانے جو ہیں ان کے متعلق میں نے پہلے بھی واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ اگر اس طرح حرکتیں ہوں گی تو بہر حال پکڑ ہو گی۔ لیکن بعض برائیاں ایسی ہیں جو گو کہ برائیاں ہیں لیکن ان میں یہ شریک یا یہ چیزیں تو نہیں پائی جاتیں **لیکن لغویات ضرور ہیں اور پھر یہ رسم و رواج جو ہیں یہ بوجھ بنتے چلے جاتے ہیں۔** جو کرنے والے ہیں وہ خود بھی مشکلات میں گرفتار ہو رہے ہوتے ہیں اور بعض جو ان کے قریبی ہیں، دیکھنے والے ہیں، ان کو بھی مشکل میں ڈال رہے ہوتے ہیں ان میں جہیز ہیں، شادی کے اخراجات ہیں، ولیمے کے اخراجات ہیں، طریقے ہیں اور **بعض دوسری رسوم ہیں جو بالکل ہی لغویات اور بوجھ ہیں۔** ہمیں تو خوش ہونا چاہئے کہ ہم ایسے دین کو ماننے والے ہیں جو معاشرے کے، قبیلوں کے، خاندان کے رسم و رواج سے جان چھڑانے والا ہے۔ ایسے رسم و رواج جنہوں نے زندگی اجیرن کی ہوئی تھی نہ کہ ہم دوسرے مذاہب والوں کو دیکھتے ہوئے

ان لغویات کو اختیار کرنا شروع کر دیں۔"

(خطبہ جمعہ 25 نومبر 2005ء از خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 687 تا 692)

فوتیدگی کے حوالہ سے رسومات جو لغو ہیں:

جس طرح شادی بیاہ کے موقع پر رسومات بجائی لاتی ہیں جن کا شمار لغویات میں ہوتا ہے۔ ایسے ہی فوتیدگی کے موقعہ پر بعض رسومات ہندوؤں سے ہمارے معاشرہ میں آئی ہیں۔ جیسے قبر پر پھول چڑھانا، نیاز، قل پڑھنا، قبروں کو پختہ کرنا۔ خانقاہوں پر جا کر نذرانے چڑھانا یہ سب اسراف اور لغو ہیں۔

حضرت مصلح موعود نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں۔

"افسوس کہ لوگ آپ ؐ کو چھوڑ کر باپ دادا کی فضول رسموں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔"

(فرائض مستورات از انوار العلوم جلد 5 صفحہ 154-153)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بدعت کے متعلق فرمایا ہے۔ کل بدعة ضلالة کہ ہر بدعت ضلالت ہے جس کا آخر کار انجام دوزخ ہے۔ بدعت ضلالت یعنی گمراہی ہے جو لغویات کی سیڑھیوں میں سے ایک سیڑھی ہے۔ لغویات سے پرہیز ایک مومن کی شان اور علامت ہے۔ اسلام کا حسن اسی میں ہے کہ مومن لغو باتیں چھوڑ دے کیونکہ ایمان کے معنی ہی یہ ہیں کہ مومن ان تمام باتوں کو اختیار کرے جن کی اسلام تعلیم دیتا ہے۔ خواہ ان میں کچھ اس کے خلاف مرضی ہی کیوں نہ ہوں اور ان تمام باتوں کو چھوڑے جن سے اسلام نے دور رہنے کا حکم دیا ہے۔ خواہ وہ طبیعت اور اپنی مرضی کے موافق ہی کیوں نہ ہوں۔

اور یہی وہ ایمانی قوت تھی کہ صحابہ ؓ نے ایک آواز پر گھروں میں اور بازاروں میں پڑے شراب کے مٹکے توڑ ڈالے تھے۔ اور اطاعت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے پوچھنا بھی گوارہ

نہ کیا کہ کون یہ صدا بلند کر رہا ہے۔ ہاں صرف یہ سنا کہ آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے تو سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہا۔

آج دنیا بالخصوص امت مسلمہ کو اس جیسی ایمانی قوت کی ضرورت ہے۔ تا وہ لغویات جو معاشرہ میں فروغ پا گئی ہیں اس کے سامنے صحابہؓ کی طرح سپر بن کر کھڑا ہو سکے۔ آج پاکستانی معاشرے کی بدقسمتی یہ ہے۔ کہ مذہب سے انسان پیار تو کرتا ہے مگر اس کی تعلیم پر عمل نہیں کرتا۔ وہ مذہب کی خاطر جھگڑے گا تو ضرور حتیٰ کہ جان بھی دے دے گا مگر اس کے مطابق زندگی نہیں گزارے گا۔

یہ تب ہو گا کہ ہم صحابہ رسولؐ کی زندگی اور ان کا کردار اپنائیں۔ اسلام سے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے، قرآن سے اور اللہ سے وہ محبت قائم کریں جو صحابہؓ نے کی تھی۔

حضرت زید بن دثنہؓ کو اسلام قبول کرنے کی پاداش میں سزائے موت کفار مکہ کی طرف سے سنائی گئی۔ آپؓ نے کفار سے سولی پر چڑھنے سے قبل دو نفل پڑھنے کی اجازت مانگی اور جلد جلد دو نفل پڑھ کر سزا کے لئے حاضر ہو گئے اور کہا کہ دل تو کرتا تھا کہ طویل نماز پڑھوں مگر اس ڈر سے کہ کہیں آپ (کفار) یہ نہ سوچیں کہ موت کے ڈر سے نماز طویل کر دی ہے۔ اس پر کفار نے حضرت ابنِ دثنہؓ سے مخاطب ہو کر کہا! کیا ہی اچھا ہوتا کہ آج تمہاری جگہ محمد ہمارے قبضہ میں ہوتے اور ہم ان کے بارے میں سزا سنا رہے ہو اور تم اپنے اہل خانہ میں اپنے بچوں کے پاس ہوتے۔

حضرت ابنِ دثنہؓ نے جلالی انداز میں اپنی وفا کا اظہار کرتے ہوئے جواباً فرمایا کہ

"میں تو یہ بھی برداشت نہیں کرتا کہ محمدؐ کے پاؤں میں کانٹا چھبے اور میں گھر بیٹھا رہوں۔ (اور تم موت کی بات کرتے ہو)۔"

آج دینِ محمدؐ کے پاؤں میں اپنوں اور غیروں کی طرف سے کتنے کانٹے چبھ رہے ہیں۔ کہیں عدم اطاعت کا کانٹا ہے، کہیں منافرت کا ہے، کہیں دشمنی کا ہے، کہیں دہشت گردی کا ہے، کہیں رسومات کا اور کہیں لغویات کا کانٹا ہے۔

حضرت ابنِ دغنہؓ کی طرح ضرورت اسی امر کی ہے کہ دین اسلام کو ان کانٹوں سے دور کر دیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"یہ لغویات ہیں جو جھوٹی اناؤں اور عزتوں کی طرف لے جانے والی ہیں۔ پھر اس قسم کی اور لغویات ہیں جو مختلف قسم کی برائیاں ہیں۔ تو پہلی بات یہ ہے کہ عاجزی اختیار کرو تو ایمان دل میں جگہ پائے گا۔ پھر لغو اور بیہودہ باتوں کو ترک کرو۔ لوگوں کے حقوق مارنے سے بچو۔ تو ایمان کا یہ بیج جو عاجزی اختیار کرنے سے، بے نفسی کی وجہ سے تمہارے دل میں آ گیا تھا یہ پھر پھوٹنا شروع ہو جائے گا۔

تو اس عاجزی کا بیج جو دل کی زمین پر ایمان کی مضبوطی کے لئے لگایا گیا ہے تب اگنا شروع ہوگا جب تم ہر قسم کی لغویات سے بھی بچو گے، تم تمام قسم کی برائیوں کو بھی چھوڑو گے۔"

(خطبہ جمعہ 09 ستمبر 2005ء از خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 551)

نیز فرمایا۔

"پس ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ تو ان رسموں اور لغویات کو چھوڑنے کی وجہ سے ہمیں کامیابیوں کی خوشخبری دے رہا ہے اور ہم دوبارہ دنیا کی دیکھا دیکھی ان میں پڑنے والے ہو رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ 25 نومبر 2005ء از خطبات مسرور جلد 3 صفحہ 692)

صد سالہ خلافت جوبلی 2008ء کا روحانی پروگرام

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱۔ سورۃ فاتحہ روزانہ سات بار غور سے پڑھیں۔

۲۔ رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ۔

(کم از کم گیارہ مرتبہ روزانہ دوہرائیں)

۳۔ رَبَّنَآ لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ج اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ ۝

(کم از کم 33 بار روزانہ دہرائیں)

۴۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

(کم از کم گیارہ مرتبہ روزانہ دہرائیں)

۵۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ (کم از کم 33 بار روزانہ دہرائیں)

۶۔ مسنون درود شریف (کم از کم 33 بار روزانہ دھرائیں)

۷۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ (کم از کم 33 بار روزانہ دہرائیں)

۸۔ جماعت احمدیہ کی ترقی اور خلافت احمدیہ کے قیام و استحکام کے لئے روزانہ دو نوافل ادا کریں۔

۹۔ ہر ماہ ایک نفلی روزہ رکھیں۔

نصرت آرٹ پریس ربوہ (چناب نگر)